اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ؕ

القران الحکیم ۲:۲۵۸

النّور آن لائن

Al-Nur Online, USA

تبلیغ ۱۴۰۱ ہش
فروری ۲۰۲۲ء

ہوشیارپور میں چلہ کشی والا تاریخی مکان

Muslims who believe in the Messiah Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian

جلد نمبر 1 تبلیغ 1401 ہش — فروری 2022ء — ربیع الثانی تا رجب 1443 ہجری شمارہ نمبر 4

اس شمارہ میں

نگران: ڈاکٹر مرزا مغفور احمد امیر جماعت احمدیہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ

مشیر اعلیٰ: اظہر حنیف، مبلغ انچارج، ریاستہائے متحدہ امریکہ

مینجمنٹ بورڈ: انور خان (صدر)، سیّد ساجد احمد، محمد ظفر اللہ ہنجرا، سید شمشاد احمد ناصر، سیکرٹری تربیت، سیکرٹری تعلیم القرآن، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری رشتہ ناتا

انچارج اردو ڈیسک: احمد مبارک، محمد اسلام بھٹی

مدیر اعلیٰ: امۃ الباری ناصر

مدیر: حسنیٰ مقبول احمد

ادارتی معاونین: صاحبزادہ جمیل لطیف، صادق باجوہ، لطیف احمد، ڈاکٹر محمود احمد ناگی، قدرت اللہ ایاز

لکھنے کا پتہ:

Al-Nur@ahmadiyya.us

Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

حق کی پیروی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝

(سورۃ محمد 47: 2تا4)

اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا، اور وہی ان کے رب کی طرف سے کامل سچائی ہے، اُن کے عیوب کو وہ دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا۔ یہ اس لئے ہو گا کہ وہ جنہوں نے کفر کیا انہوں نے جھوٹ کی پیروی کی اور وہ جو ایمان لائے انہوں نے اپنے ربّ کی طرف سے آنے والے حق کی پیروی کی۔ اسی طرح اللہ لوگوں کے سامنے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام:

اب دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی وجہ سے کس قدر خدا تعالیٰ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتا ہے کہ ان کے گناہ بخشتا ہے اور اُن کے تزکیہ کا خود متکفل ہوتا ہے۔ پھر کیسا بدبخت وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں اور غرور اور تکبر سے اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 133)

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اور اس کتاب پر ایمان لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور وہی حق ہے خدا ان کے گناہ دُور کر دے گا اور ان کے حال چال کو درست کر دے گا۔

(نور القرآن، روحانی خزائن جلد9 صفحہ 334)

------*---*---*---*---*---*

حدیثِ مبارکہ

عیسیٰ بن مریم یعنی مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کا ظہور

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

يَنْزِلُ عِيسَى بْن مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الْفِتَن بَاب نزُول عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام الْفَصْل الثَّالِث 5508))

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح جب نزول فرما ہوں گے تو شادی کریں گے، ان کی (بشارتوں کی حامل) اولاد ہو گی (دعوی ماموریت کے بعد) پنتالیس[45] سال کے قریب رہیں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ پس میں اور مسیح ابو بکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک قبر سے اُٹھیں گے (یعنی روحانیت اور مقصد بعثت کے لحاظ سے ہم چاروں کا وجود متحد الصفات اور ایک ہو گا۔)

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 765۔ مرتبہ حضرت ملک سیف الرحمٰن)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اَولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کرکے ایک روح واپس منگوایا جاوے... جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔... مگر اس جگہ بِفَضْلِہٖ تَعَالیٰ وَاِحْسَانِہٖ وَبِبَرَکٰتِ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کرکے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان اِحْیَائِ مَوْتٰی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے مگر اُن روحوں اور اِس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔...

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 129۔130 اشتہارات 22 مارچ ایڈیشن 2019ء، فضل عمر پریس قادیان)

------*---*---*---*---*---*

منظوم کلام امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا — دے اِس کو عُمر و دولت کر دُور ہر اندھیرا
دِن ہوں مُرادوں والے پُرنُور ہو سویرا — یہ روز کر مُبارَک **سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ**

اِس کے ہیں دو برادر ان کو بھی رکھیو خوش تر — تیرا بشیر احمد ۔ تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطّر — یہ روز کر مُبارَک **سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ**

یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ ان کو گندے — کر ان سے دُور یا رب دُنیا کے سارے پھندے
چنگے رہیں ہمیشہ کریو نہ اِن کو مندے — یہ روز کر مُبارَک **سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ**

اے میرے دِل کے پیارے اے مہرباں ہمارے — کر اِن کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گُہر یہ سارے — یہ روز کر مُبارَک **سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ**

اے میرے جاں کے جانی اے شاہِ دو جہانی — کر ایسی مہربانی اِن کا نہ ہووے ثانی
دے بختِ جاودانی اور فیضِ آسمانی — یہ روز کر مُبارَک **سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ**

سُن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری — رحمت سے ان کو رکھنا مَیں تیرے منہ کے واری
اپنی پنہ میں رکھیو سُن کر یہ میری زاری — یہ روز کر مُبارَک **سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ**

اے واحد و یگانہ اے خالقِ زمانہ — میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا — یہ روز کر مُبارَک **سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ**

(دُرّثمین اردو)

اشاریہ خطباتِ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مالی قربانی کی برکات: نیا سال تحریک جدید 2021ء

5 نومبر 2021ء بمطابق 5 نبوت 1400 ہجری شمسی، بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یوکے

- احمدی اپنے مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو اس سوچ کے ساتھ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں مدد کرنی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانا ہے۔
- تحریکِ جدید کے ستاسیویں (87) سال کا کامیاب اور بابرکت اختتام اور اٹھاسیویں (88) سال کے آغاز کا اعلان۔
- اللہ کے فضل سے تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت کو 15.3 ملین پاؤنڈ کی مالی قربانی کی توفیق ملی جو پچھلے سال سے آٹھ لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اپنے محدود وسائل کے ساتھ جس کام کو بھی شروع کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس میں ایسی برکت ڈالتا ہے کہ دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ شاید یہ اس کام میں کئی ملین پاؤنڈز کا خرچ کر رہے ہیں لیکن انہیں پتہ نہیں کہ یہ غریب لوگوں کے پیسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت پڑتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمارے چھوٹے کام بھی بڑے ہو کر نظر آتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ جب دنیاوی منافعوں سے بھی نوازتا ہے تو اس سے بھی ایک احمدی کی اس طرف توجہ ہوتی ہے کہ یہ میرے کسی کمال کی وجہ سے نہیں بلکہ قربانی کا نتیجہ ہے اور یہ ایک احمدی کی سوچ ہے کسی اور کو یہ سوچ نہیں آسکتی۔
- نئے احمدی ہوں یا پرانے کوئی بھی جب سنتا ہے کہ جماعت احمدیہ کس طرح پیسے خرچ کرتی ہے اور کہاں کہاں خرچ کرتی ہے تو اس کا ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ جن جماعتوں میں اس طرف توجہ کم ہے اگر وہ اس طرف توجہ دیں اور مقاصد بتائیں اور اہمیت بتائیں تو ان کے چندے بڑھ سکتے ہیں۔

https://www.alislam.org/urdu/khutba/2021-11-05

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرمودہ 10/دسمبر 2021ء بمطابق 10/فتح 1400 ہجری شمسی، بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یوکے۔

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں نے جسے بھی اسلام کی طرف بلایا اس نے ٹھوکر کھائی اور تردّد کیا اور انتظار کرتا رہا سوائے ابو بکر کے۔ میں نے جب ان سے اسلام کا ذکر کیا تو نہ وہ اس سے پیچھے ہٹے اور نہ انہوں نے اس کے بارے میں تردد کیا۔
- "ہر زمانہ میں جو شخص صدیق کے کمالات حاصل کرنے کی خواہش کرے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ابو بکری خصلت اور فطرت کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو مجاہدہ کرے اور پھر حتی المقدور دعا سے کام لے۔ جب تک ابو بکری فطرت کا سایہ اپنے اوپر ڈال نہیں لیتا اور اسی رنگ میں رنگین نہیں ہو جاتا صدیقی کمالات حاصل نہیں ہوسکتے۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

- آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد صدیقِ اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ۔

https://www.alislam.org/urdu/khutba/2021-12-10/

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرمودہ 17/ دسمبر 2021ء بمطابق 17/ فتح 1400 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے۔

- جب قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی پر متفق ہوگئے اور انہوں نے ایک دستاویز لکھی تو حضرتِ صدیقؓ اس تنگی کے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریکِ حال رہے۔
- آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد صدیقِ اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ۔
- افغانستان اور پاکستان کے احمدیوں کے لیے خصوصی دعا کی تحریک۔
- دعا کریں اللہ تعالیٰ دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر شر کو ختم کرے اور دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی حقیقت کو پہچان لے۔
- مکرم الحاج عبد الرحمٰن عینن (Ennin) صاحب افسر جلسہ سالانہ گھانا، مکرم اذیاب علی محمد الجبالی صاحب آف اردن، مکرم دین محمد شاہد صاحب ریٹائرڈ مربی سلسلہ، مکرم میاں رفیق احمد صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ اور مکرمہ قانتہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم احسان اللہ ظفر صاحب سابق امیر جماعت امریکہ کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔

https://www.alislam.org/urdu/khutba/2021-12-17/

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرمودہ 24/ دسمبر 2021ء بمطابق 24/ فتح 1400 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یوکے

- بخدا اے مکہ! تُو اللہ کی زمین میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور تُو اللہ کی زمین میں سے اللہ کو بھی سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر تیرے باشندے مجھے زبردستی نہ نکالتے تو مَیں کبھی بھی نہ نکلتا (الحدیث)
- آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد صدیقِ اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے بے ساختہ عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپؐ کی رفاقت؟ یعنی میں بھی آپؐ کے ساتھ ہوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

https://www.alislam.org/urdu/khutba/2021-12-24/

------*---*---*---*---*---*

پیشگوئی مصلح موعود

"... مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انھیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمھارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃُ اللہ ہے کیونکہ خُدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دِل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا، (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نُور آتا ہے نُور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خُدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(اشتہار 20/ فروری 1886، مجموعہ اشتہارات حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام، جلد اوّل، صفحہ 124 تا 125، ایڈیشن 2019ء فضل عمر پریس قادیان)

------*---*---*---*---*---*

مئے عشقِ خدا میں سخت ہی مخمور رہتا ہوں

منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

مئے عشقِ خدا میں سخت ہی مخمور رہتا ہوں
یہ ایسا نشہ ہے جس میں کہ ہر دم چُور رہتا ہوں

وہ ہے مجھ میں نہاں غیروں سے پردہ ہے اسے لازم
تبھی تو چشمِ بدبیناں سے میں مستور رہتا ہوں

قیامت ہے کہ وصلِ یار میں بھی رنجِ فرقت ہے
میں اس کے پاس رہ کر بھی ہمیشہ دور رہتا ہوں

لیا کیوں ورثۂ پدری وفاداری نہ کیوں چھوڑی
نگاہ دوستاں میں مَیں تبھی مقہور رہتا ہوں

مجھے اس کی نہیں پروا کوئی ناراض ہو بیشک
میں غداری کی سرحد سے بہت ہی دور رہتا ہوں

مجھے فکرِ معاش و پوشش و خور کا الم کیوں ہو
میں عشقِ حضرت یزداں میں جب مخمور رہتا ہوں

تڑپ ہے دین کی مجھ کو اُسے دنیا کی لالچ ہے
مخالف پر ہمیشہ میں تبھی منصور رہتا ہوں

اُسے ہے قوم کا غم اور میں دنیا سے بچتا ہوں
میں اب اس دل کے ہاتھوں سے بہت مجبور رہتا ہوں

(اخبار بدؔر جلد8۔8جولائی1909ء)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

ابتدائی جلسہ ہائے پیشگوئی مصلح موعود اور ان کے ایمان افروز واقعات

سید شمشاد احمد ناصر۔ مربی سلسلہ امریکہ

جنوری 1886ء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو حصول نشان کے لئے خلوت نشین ہو کر دعائیں کرنے کا حکم ملا اور اس بارہ میں یہ الہام ہوا کہ

"ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی" (تذکرہ صفحہ 106)

سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ 62 میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ کے حوالہ سے روایت بیان کی ہے کہ

حضور علیہ السلام کا اول سوجان پور ضلع گورداسپور میں جا کر خلوت نشین ہو کر دعائیں کرنے کا پروگرام تھا۔ مگر پھر حضور کو سفر سوجان پور کے متعلق الہام ہوا کہ "تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی" چنانچہ آپ نے سوجان پور جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 62)

چنانچہ آپؑ 22 جنوری 1886ء کو اپنے مخلص مریدوں حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ اور حضرت شیخ حامد علی صاحبؓ، ایک اور ساتھی فتح خاں صاحب (ساکن رسول پور ضلع ہوشیارپور) کے ساتھ ہوشیار پور تشریف لے گئے اور حضرت شیخ مہر علی صاحب کے ایک بالا خانہ میں فروکش ہوئے اور پوری خلوت نشینی اختیار فرماتے ہوئے چلّہ کشی کی۔

اس عظیم مجاہدہ کے دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ السلام پر آسمانی افضال و انوار کے بے شمار دروازے کھولے گئے اور مکالمات و مخاطبات سے نوازا گیا۔ اس سلسلہ میں حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ کی روایت ہے کہ میں کھانا چھوڑنے اوپر جایا کرتا تھا اور حضور سے کوئی بات نہیں کرتا تھا۔ مگر کبھی حضور مجھ سے خود کوئی بات کرتے تھے تو جواب دے دیتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا میاں عبداللہ! ان دنوں میں مجھ پر بڑے بڑے خدا تعالیٰ کے افضال کے دروازے کھلے ہیں اور بعض اوقات دیر دیر تک خدا تعالیٰ مجھ سے باتیں کرتا رہتا ہے اگر ان کو لکھا جاوے تو کئی ورق ہو جاویں"۔ (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 64) (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 479 ایڈیشن 2007ء قادیان)

پیشگوئی مصلح موعود

حضرت مسیح موعودؑ نے چلّہ کشی کے دوران اسلام کی آسمانی فتح کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جو دعائیں کیں خدا تعالیٰ نے انہیں قبول فرمایا۔ اور وعدہ کے موافق ایک ایسے لڑکے کی پیدائش کی خبر دی جس کے ذریعہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہونا تھا۔ اور جو رحمت کا ایک نشان تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے عین مطابق تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے مسیح موعود اور امام مہدیؑ کے بارے میں فرمائی تھی کہ یَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وہ شادی کریں گے اور انہیں ایک عظیم الشان صفات کا حامل بیٹا دیا جائے گا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے بارگاہ الٰہی سے الہام پا کر پیشگوئی مصلح موعود 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں شائع فرمائی جو جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) سوانح فضل عمر کی جلد اوّل میں فرماتے ہیں:۔ "سب سے زیادہ قابل فخر اور سب سے اعلیٰ و اولیٰ ان پیشگوئیوں میں وہ پیشگوئی ہے۔ جو ہمارے آقا و مولیٰ سب نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:۔

"يَنْزِلُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ "حضرت عیسیٰ دنیا میں تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی۔

اس حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے حضرت مرزا صاحب (مسیح موعودؑ) فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا کہ مسیح موعود شادی کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہوگی اس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا نیک بیٹا عطا کرے گا جو نیکی کے لحاظ سے اپنے باپ کے مشابہ

ہو گا نہ کہ مخالف اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہو گا۔"(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 65)(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ 578 ایڈیشن 1984ء لندن)

انبیاء کو قبولیت دعا کا نشان

یہ بات ہر ایک شخص کے ذہن میں مستحضر رہنی چاہئے کہ دنیا کے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی اس بات پر گواہی موجود ہے کہ خدا تعالیٰ بولتا ہے۔ اس کی صفت تکلم نہ کبھی معطل ہوئی اور نہ ہوگی۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہر نبی کو اس کی صداقت کا نشان دیتا چلا آیا ہے۔ اور ہر نبی کو اس کے حالات اور مواقع کے مطابق قبولیت دعا کا نشان دیا گیا۔ اور اگر نبی سے یہ نشان لے لیا جائے تو اس کا نبی ثابت ہونا ہی ناممکن اور محالات میں سے ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ انبیاء کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ جس طرح حضرت عمرؓ کا قبول اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ تھا۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ کی والدہ کا قبول اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ تھا یہی دعائیہ معجزات ہوتے ہیں جو وقت کے امام اور نبی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دیئے جاتے ہیں اور اسی نہج پر ہم حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو جب دیکھتے ہیں تو ہمارے ایمانوں میں مزید جِلا اور تقویت پیدا ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو قبولیت بخشی۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آپ کو یہ رحمت کا نشان دیا گیا۔ اور جس نے "مصلح موعود" کا لقب پایا۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہی مصلح موعود ہیں

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق 12 جنوری 1889ء کو آپ کے ہاں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی ولادت باسعادت ہوئی اور پھر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے دوسرے خلیفہ اور جانشین بھی بنے۔ ایک جہاں اس بات کا شاہد ہے اور گواہ ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود میں جو 52 علامات بیان کی گئی تھیں وہ سب آپ یعنی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ میں جمع تھیں۔ بعض مواقع پر صحابہ اور دیگر بزرگان نے آپ کو مشورہ بھی دیا کہ جب تمام نشانیاں اور علامات آپ میں موجود ہیں تو پھر آپ دعویٰ مصلح موعود کر دیں لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔

آپ کا سفر لاہور اور مصلح موعود ہونے کا انکشاف

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت سیدہ امّ طاہر کی تشویشناک بیماری کے باعث لاہور کا سفر اختیار فرمایا اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ کی کوٹھی واقع 13 ٹیمپل روڈ میں قیام فرمایا۔

5-6 جنوری 1944ء کی درمیانی شب کو ایک عظیم الشان رؤیاء کے ذریعہ آپؓ پر منکشف ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 20 فروری 1886ء کو جس موعود بیٹے کی پیدائش کا اعلان ہوشیار پور کی سرزمین سے فرمایا تھا اور جس کے متعلق یہ بتایا گیا تھا کہ وہ مسیحی نفس ہوگا، جلد جلد بڑھے گا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی وغیرہ وغیرہ اس پیشگوئی کے مصداق آپؓ ہی ہیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا پُر شوکت دعویٰ

اس انکشاف کے بعد آپؓ 27 جنوری 1944ء کو قادیان تشریف لائے اور اگلے روز 28 جنوری 1944ء مسجد اقصیٰ قادیان کے منبر پر رونق افروز ہو کر ایک مفصل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں پہلے تو اپنی تازہ رؤیا بالتفصیل بیان فرمائی اور پھر پُر شوکت اعلان فرمایا کہ "میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں"۔ یہ رؤیا اور خطبہ جمعہ کا ایک حصہ تفصیل کے ساتھ تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 491 تا 506 پر درج ہے۔

"قادیان میں جشن مسرت" تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 506 پر اس عنوان کے تحت درج ہے کہ:۔

"حضورؓ کی زبان مبارک سے یہ اعلان سن کر خطبہ میں موجود سب احمدیوں کے دل نہایت درجہ خوشی، مسرت اور شادمانی سے بھر گئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مصلح موعود کا مبارک دور دیکھنے کی سعادت عطا فرمائی ہے اور انہوں نے نماز جمعہ کے بعد ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔"

قادیان میں پہلا جلسہ یوم مصلح موعود

اگلے روز اس نئے اور مبارک دور کے آغاز پر قادیان میں "یوم مصلح موعود" منایا گیا اور تین بجے بعد نماز ظہر چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر اعلیٰ کی زیر صدارت مسجد اقصیٰ میں نہایت تزک و احتشام سے ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری، حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ، حضرت خان صاحب منشی برکت علی صاحبؓ، حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نو مسلمؓ، حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ، مولوی ابوالعطاء صاحب اور مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے ایمان افروز تقریریں

کیں۔ آخر میں حسب ذیل عرضداشت پاس کی گئی کہ

''ہم تمام افراد جماعت احمدیہ قادیان جو اس جلسہ میں شریک ہیں، حضور کی خدمت میں پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کامل انکشاف پر خادمانہ طور پر اجتماعی رنگ میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ ہم سب ناچیز خدام اس شاندار موقع پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں اظہار عقیدت پیش کرتے ہیں کہ ہم اپنی جان، مال، عزت، حضور کے حکم پر ہر وقت نثار کرنے کو تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔ ہم خادم حضور سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور اپنی خاص قوتِ قدسیہ سے جو خدا تعالیٰ نے حضور کو عطا فرمائی ہے ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دُور فرمائے اور حضور کے ارشادات و ہدایات کے ماتحت خدمت دین کی توفیق دے۔ اس عرضداشت کے بعد حضرت چودھری فتح محمد صاحب سیالؓ نے تقریر فرمائی اور جلسہ 6 بجے شام ختم ہوا۔'' (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 506، 507)

یہ تو تھا اس پہلے جلسہ کا تاریخی انعقاد جو پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں قادیان میں ہوا لیکن یہ بات بھی جاننی بہت ضروری ہے کہ مصلح موعود کا ظہور مذہبی دنیا میں ایک زبردست تہلکہ مچا دینے والا واقعہ تھا۔ جو ایک طرف تو قبولیت دعا کا نشان دوسری طرف صداقت حضرت مسیح موعودؑ کا نشان اور تمام دنیا کے لئے یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آسمانی نشانِ رحمت تھا۔ اس لئے اس کی اہمیت تقاضا کر رہی تھی کہ پورے زور کے ساتھ یہ آواز بلند کر دی جائے جس سے ہندوستان کے کونے کونے میں یہ گونج چلی جائے کہ وہ پسر موعود ظاہر ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ہوشیار پور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی میں پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ چنانچہ یہ چاروں جلسے بہت شان کے حامل تھے۔ اور ایمان افروز بھی۔ ان جلسوں میں حضرت مصلح موعودؓ نے خود بنفس نفیس شرکت فرما کر اپنی پُرشوکت تقاریر کے ذریعہ سے مصلح موعود ہونے کا حلفیہ اعلان پُرجلال انداز میں فرمایا۔ **چنانچہ پہلا پبلک جلسہ ہوشیار پور میں 20 فروری 1944ء کو ہوا۔** اس کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے احباب جماعت کے نام ایک پیغام دیا۔ اس کا ایک حصہ بطور تبرک اور بطور اس جلسے کی غرض وغایت لکھا جاتا ہے۔ آپ نے اس پیغام میں فرمایا:۔

''اس جلسہ کی غرض صرف یہ ہے کہ جس جگہ دنیوی حالات کے خلاف ہوتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے ایک رحمت کے نشان کی خبر دی تھی جس کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعودؑ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اسی جگہ آج یہ اعلان کیا جائے کہ وہ پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ پوری ہو گئی ہے۔''

فرمایا ''پس یہ موقع خشیت اور تقویٰ اللہ کے اظہار کا ہے... پس میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ **صرف وہی لوگ اس جلسہ میں شامل ہوں جو دعائیں کرنے والے، استغفار کرنے والے، حمد کرنے والے اور ذکر کرنے والے ہیں۔** اور اس جگہ پر جب تک رہیں اس امر کا تعہد کریں کہ نہ بلاوجہ بات کریں، نہ ہنسی مذاق کریں، نہ ہنسی تمسخر سے کام لیں بلکہ تمام وقت سنجیدہ رہیں اور دعاؤں اور استغفار میں مشغول رہیں ... بلکہ وہ جائیں جو اس ارادہ کے ساتھ گھر سے نکلیں کہ کلّی طور پر خاموشی سے شمولیت کریں گے اور سب وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں گزاریں گے یا ایسے کاموں میں جو ان کے سپرد کئے جائیں گے۔'' (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 579)

پیغام کا غیر معمولی اثر

اس پیغام نے جلسہ ہوشیار پور میں شامل ہونے والوں پر نہایت گہرا اثر ڈالا قریباً دو اڑھائی ہزار احمدی جو اس تقریب پر دوسرے مقامات سے ہوشیار پور پہنچے، ان کی ہر حرکت و سکون سے خاص وقار اور خشیت اللہ کا اظہار ہوتا تھا۔ تسبیح و تحمید اُن کی زبانوں پر تھی اور وہ متانت و سنجیدگی کے پیکر معلوم ہوتے تھے۔ اس روحانی کیفیت کا حال پڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مدیر ''اہلحدیث'' نے لکھا:۔

''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا صحابہ کرام کی فوج مکہ فتح کرنے جا رہی ہے''

پہلا قافلہ قادیان سے ہوشیار پور

اس قافلہ کے امیر حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ تھے جو 19 فروری کی شام گاڑی سے ہوشیار پور کے لئے روانہ ہوئے۔ آپؓ نے روانگی سے قبل ''چند معروضات'' کے نام سے ایک پمفلٹ چھپوا کر جانے والوں میں تقسیم کیا۔ اس کی چیدہ چیدہ باتیں یہ تھیں:۔

''جیسا کہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود کا ارشاد 'الفضل' میں شائع ہو چکا ہے نہایت ضروری ہو گا کہ قادیان سے روانگی کے وقت سے ہی تمام اہلِ قافلہ کو خاموشی، متانت، خشوع و خضوع اور دعاؤں میں لگے رہنے کی عادت سے متصف ہو جانا ضروری ہے۔ قادیان سے روانہ ہو کر صرف امرتسر پہنچنے پر گاڑی سے باہر نکلا جا سکتا ہے۔ **امرتسر انشاء اللہ مغرب وعشاء کی نماز باجماعت ہو گی۔ اگر کوئی شخص نماز جماعت سے غیر حاضر رہا تو اُسے امرتسر سے آگے جانے کی اجازت نہ ہو گی۔ اسی طرح نماز تہجد کا بھی انتظام ہو گا اور نماز فجر باجماعت کا بھی۔** راستہ میں کسی شخص کو نعرہ لگانے یا اشعار پڑھنے کی اجازت نہ ہو گی۔ ہر ڈبہ میں ایک ایک شخص امیر

ہو گا۔ اس کی اطاعت ضروری ہو گی۔ کھانا کھا کر دوست قادیان سے روانہ ہوں یا اپنے ہمراہ کھانا لے جائیں۔ کھانے کا انتظام مرکز کی طرف سے نہ ہو گا۔ چونکہ گاڑی میں ہی غالباً ساری رات بسر ہو گی۔ اس لئے گاڑی میں بستر بچھانے کی گنجائش نہ ہو گی۔ بدیں وجہ دوست کافی گرم کپڑا اوڑھ کر بیٹھیں۔ **جو شخص کسی قسم کی ناشائستہ حرکت کا مُرتکب ہو گا، علاوہ اس کے کہ وہ گاڑی سے فوراً کسی اسٹیشن پر اُتار دیا جائے گا، اس کا معاملہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود کے حضور پیش کیا جائے گا۔**

غرض یہ سفر نہایت تہذیب، متانت، شرافت، تقویٰ اور خشوع و خضوع کے ساتھ ہونا چاہئے اس موقعہ پر مَیں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر مطلق خدا! تو ہمیں دنیاداروں، فیشن پرستوں اور ظاہر پرستوں کی طرح تمام خرابیوں سے بچا کر اس طرح اس سفر پر لے جا کہ تیری نظر میں عام لوگوں کی طرح نہیں بلکہ ہم فرشتوں کی ایک جماعت ہوں جو محض تیری تسبیح و تہلیل کا پانی پیتے ہوئے اور تیری تمجید و تقدیس کی غذا کھاتے ہوئے اور تیری تحمید و تکبیر کی ہوا میں سانس لیتے ہوئے قادیان سے ہوشیارپور اور ہوشیارپور سے قادیان کا سفر کریں۔" (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 581، 582)

اسی طرح اس جلسہ ہوشیارپور میں شامل ہونے کے لئے دوسرا قافلہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی قیادت میں 20 فروری کی صبح کو قادیان سے روانہ ہوا تھا۔ بآسانی ہوشیارپور جلسہ میں شریک ہونے کے لئے پہنچ گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پونے دوبجے کے قریب لاہور سے بذریعہ کار ہوشیارپور پہنچ گئے۔ اور جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ جلسہ گاہ میں یہ الہامی فقرے موٹے حروف میں لکھ کر نمایاں جگہ پر آویزاں تھے:۔

"خدا تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا"

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور حضرت مصلح موعودؓ نے تقریر کی ابتداء میں قرآنی دعائیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ

"یہ اللہ تعالیٰ کی وہ دعائیں ہیں جن میں انبیاء اور ان کی ابتدائی جماعتوں کے لئے خدا نے ایک طریق بیان فرمایا ہے۔ آپؓ نے جلسہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اس پیشگوئی کا ظہور ہو چکا ہے۔"

فرمایا:۔ "میں جو کچھ کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس شہر ہوشیارپور میں سامنے والے مکان میں نازل ہوئی۔ جس کا اعلان آپ نے اس شہر سے فرمایا اور جس کے متعلق فرمایا کہ وہ نو سال کے عرصہ میں پیدا ہو گا وہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے پوری ہو چکی ہے اور اب کوئی نہیں جو اس پیشگوئی کا مصداق ہو سکے۔" (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 586)

آپؓ کی اس تقریر کے بعد مبلغین سلسلہ کی باری باری مختصر تقاریر ہوئیں۔ قریباً 18 مبلغین نے اس موقع پر تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے اختتامی تقریر فرمائی اور فرمایا:۔

"اس وقت مختلف ممالک کے مبلغین نے آپ لوگوں کو بتایا ہے کہ کس طرح دنیا کے کناروں تک میرے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کا نام پہنچایا۔ مغرب کے انتہائی کناروں یعنی شمالی امریکہ وغیرہ سے لے کر مشرق کے انتہائی کناروں یعنی چین اور جاپان وغیرہ تک اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کا نام اور اس کی تعلیم پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔"

فرمایا "ان میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے مگر اب وہ آپؐ پر درود اور سلام بھیجتے ہیں اور صبح شام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج کی بلندی کے لئے دعائیں کرتے ہیں ہزاروں ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے نام تک سے ناآشنا تھے مگر خدا تعالیٰ میرے ذریعہ سے ان لوگوں کو اپنے آستانہ پر لے آیا۔"

آخر پر فرمایا:۔ "خدا کی تقدیر ایک دن پوری ہو کر رہے گی اور یہ سلسلہ تمام زمین پر پھیل جائے گا۔ کوئی نہیں جو اس سلسلہ کو پھیلنے سے روک سکے۔ میں آسمان کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ میں زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ میں ہوشیارپور کی ایک ایک اینٹ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ دنیا میں پھیل کر رہے گا۔ اگر لوگوں کے دل سخت ہوں گے تو فرشتے اُن کو اپنے ہاتھ سے ملیں گے یہاں تک کہ وہ نرم ہو جائیں گے اور ان کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہے گا۔" (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 587 تا 590)

جلسہ لاہور

جلسہ ہوشیارپور کے بعد جلسہ لاہور ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تشریف آوری سے قبل شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے حضورؓ کا یہ ارشاد مبارک تمام لوگوں کو سنایا جو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد دہرایا جاتا رہا۔

"درود اور ذکر الٰہی میں وقت گزاریں۔ لغو بات کوئی نہ کرے۔ نہ آتے نہ جاتے۔ دعائیں کثرت سے کریں۔ نعرہ کوئی نہ لگائے۔"

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تقریر میں قرآنی دعائیں عجز و انکسار کے ساتھ تلاوت فرمائیں اور 1914ء کے اختلافاتِ سلسلہ کی تاریخ پر تفصیلی روشنی ڈالی اور پھر پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں وضاحت بیان فرمائی۔

نیز فرمایا کہ "اس طرح وہ پیشگوئی جو آج سے انسٹھ [59] سال پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ کی گئی تھی (پیشگوئی مصلح موعود) وہ پیشگوئی بڑی شان اور جاہ و جلال کے ساتھ پوری ہو گئی آج سینکڑوں ممالک زبان حال سے گواہی دے رہے ہیں کہ میرے زمانہ خلافت میں ہی اسلام کا نام ان کو پہنچا۔"

اس تقریر کے دوران ایک مرتبہ حضورؓ نے یہ بھی فرمایا کہ **"اس وقت میں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔"** یہ بھی كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ کا ایک نظارہ تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ کی تقریر کے بعد سپین، اٹلی، ہنگری، البانیہ، یوگوسلاویہ، پولینڈ، زیکوسلوویکیہ، جنوبی امریکہ، جرمنی، شمالی امریکہ، سیر الیون، گولڈ کوسٹ، نائیجیریا، مصر، کینیا، یوگنڈا، ٹانگانیکا، فلسطین اور روس کے مبلغین نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد پھر حضرت مصلح موعودؓ نے حلفیہ اعلان فرمایا کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ کی مالی و جانی قربانیوں کا تذکرہ فرمایا۔ اور اس موقع پر آپ نے وہ تاریخی کلمات بیان فرمائے جن کی گونج کسی وقت بھی ختم نہیں ہو سکتی۔ آپؓ نے فرمایا:۔

"خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کُفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ مَیں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ مَیں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ مَیں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کُود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں کُود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی، اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو مَیں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سَو آدمیوں کو مَیں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سَو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔ خدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے۔ خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔" (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 597)

جلسہ لدھیانہ

تیسرا مبارک جلسہ 23 مارچ 1944ء کو لدھیانہ میں قرار پایا تھا۔ اس جلسہ کو رکوانے کے لئے زبردست مظاہرے کئے گئے اور مخالفت کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ ایک اخبار "ویر بھارت" نے لکھا کہ

"احمدیہ کانفرنس شروع ہے۔ احراریوں نے اس جلسہ میں مظاہرے کئے اور جلوس نکالے۔ ایک لڑکے کا منہ کالا کر کے اُسے گدھے پر سوار کرایا گیا اور ایک جنازہ بھی نکلا جس میں مرزا قادیان کے خلاف نعرے لگائے جا رہے تھے۔ کچھ احمدیوں پر ڈاک خانہ کے قریب جوتے بھی پھینکے گئے۔"

حضرت مصلح موعودؓ کو ان سراسر ناموافق حالات میں اللہ تعالیٰ نے جلسہ سے قبل ہی جلسہ کی کامیابی کی بشارت ان الفاظ میں دے دی تھی جو آپؓ نے بیان فرمائے کہ "بہت سی برکتوں کے سامان کروں گا" یا "بہت سی برکتوں کے سامان ہوں گے"

جب جلسہ شروع ہو رہا تھا تو اس وقت شدید بارش ہو رہی تھی لیکن سب حاضرین نے بڑے ذوق شوق اور دلجمعی کے ساتھ جلسہ سنا یہاں تک کہ بعض غیر احمدی مسلمان جو شامل تھے وہ بھی صبر و سکون اور اطمینان کے ساتھ آخر تک بیٹھے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "اس شہر لدھیانہ میں 23 مارچ 1889ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بیعت لی تھی۔ اور اس بیعت کے وقت صرف چالیس آدمی آپؑ پر ایمان لانے والے تھے۔ یہ ساری کی ساری پونجی تھی جسے لے کر حضرت مسیح موعودؑ اسلام کی فتح کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ باقی تمام دنیا ہندو، عیسائی، سکھ، ہندوستانی، ایرانی اور برطانی سب کے سب آپ کے مخالف تھے اور آپ کو مٹا دینے پر تُلے ہوئے تھے۔ مگر ان مخالفتوں کے باوجود آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر دنیا کو بتایا کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا"۔ اس اعلان کے بعد باوجود شدید مخالفتوں کے اللہ تعالیٰ نے آپ کے سلسلہ کو بڑھانا شروع کر دیا...!"

آپؓ نے مزید فرمایا کہ "آج میں اہل لدھیانہ کو خبر دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر قدرت اور فضل اور رحمت کے جس نشان کی خبر دی تھی وہ ظاہر ہو چکا ہے جن لوگوں کے کان میں یہ آواز پہنچے وہ اُن لوگوں تک اسے پہنچا دیں جو نہیں سن رہے... میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ کس

رنگ میں اور کس طریق سے اپنے کام کو پورا کرے گا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ وہ کام ہو کر رہے گا۔ میرے ذریعہ یا مجھ سے دین سیکھنے والے کسی اور کے ذریعہ۔ اور جہاں آج دنیا میں ہر طرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے والے موجود ہیں، وہاں گھر گھر سے درود کی آوازیں آئیں گی اور خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تقریر کے بعد آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے بھی مختصر تقریر فرمائی۔ آپ دنیا کے مختلف ملکوں، کونوں، شہروں، بستیوں اور برّاعظموں میں تشریف لے گئے تھے جہاں آپ نے جماعت کی ترقی اور مبلغین کے کاموں کی کارروائی خود مشاہدہ کی تھی۔ اسے بیان فرمایا اور کہا:۔

"اس لحاظ سے مَیں کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے چاروں برّاعظموں میں مَیں نے اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور آپ کی تعلیم کو پھیلتے ہوئے دیکھا اور ان ممالک کے لوگوں کو اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے پایا۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ"

حضرت مصلح موعودؓ کی اس جلسہ میں آخری تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس جلسہ میں آخری خطاب فرمایا اور پیشگوئی مصلح موعود کو شرح وبسط کے ساتھ تفصیل سے اپنے اوپر چسپاں فرمایا۔ آخر میں فرمایا:۔

"اے خدا میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو ان لوگوں کے دلوں کو کھول دے اور ساری دنیا کے کانوں تک اس آواز کے پہنچنے کے سامان پیدا کر دے جس طرح ہم تیرے بندے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی ہیں جنہوں نے ابھی تیرے پیارے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانا تو ان کو ہدایت دے اور سب کو اپنے جھنڈے کے نیچے جمع کر دے۔ دنیا سے فساد، بدامنی، بے دینی، ظلم، فسق و فجور، ایک دوسرے کے مال کو کھانے اور آپس میں لڑنے کی روح کو دنیا سے مٹا دے اور امن و آشتی کی روح پیدا کر دے۔"(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 608)

جلسہ دہلی

دہلی کا جلسہ 16 اپریل 1944ء کو ہوا۔ اس جلسہ کا اعلان مختلف طریقوں سے کیا گیا۔ پچاس ہزار پوسٹر اور اشتہارات اردو، انگریزی اور ہندی میں شائع کئے گئے۔ تقسیم کے علاوہ ٹریم گاڑیوں پر بھی چسپاں کئے گئے۔ نیز دہلی کے قریباً تمام اخبارات میں اعلان چھپے۔ لجنہ نے بھی بذریعہ اشتہارات خواتین کو جلسے میں شمولیت کی درخواست کی۔

اس جلسہ کی خبر ملتے ہی دہلی میں جماعت کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر اور اشتہارات کا باقاعدہ ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور دشمنوں نے کھلے عام اعلان کیا کہ **ہم خون کی ندیاں بہا دیں گے مگر قادیانیوں کو جلسہ نہیں کرنے دیں گے۔**

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ 16 اپریل کو شام 4 بجے جلسہ گاہ تشریف لائے۔ جب جلسہ شروع ہوا تو شورش پسند طبقہ نے جو جلسہ کو درہم برہم کرنے کی غرض سے آیا تھا اور بڑے دروازہ کے سامنے کھڑا تھا گالیاں دیتے ہوئے شور مچاتے ہوئے مداخلت شروع کر دی۔ جب ان لوگوں کو جلسہ گاہ سے باہر نکال دیا گیا تو سات آٹھ ہزار کا ایک بہت بڑا ہجوم جلسہ گاہ کے ارد گرد جمع ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ہدایت فرمائی کہ ہماری جماعت کے سب دوست بیٹھ جائیں اور اگر وہ باہر گئے ہوں تو واپس آ جائیں خواہ ان کو کوئی مارے یا پیٹے وہ کوئی جواب نہ دیں۔

حضورؓ کی تقریر شروع تھی اور یہ شور و شر پیدا کرنے والا طبقہ گالیاں دیتا رہا اور شور کرتا ہوا سٹیج پر حملہ کرنے کی نیت سے آگے بڑھا۔ جسے احمدیوں نے روک دیا۔ چنانچہ انہوں نے پھر پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ اور شور کرتا ہوا مستورات کے جلسہ گاہ کی طرف بڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا عورتوں کی حفاظت کے لئے ایک سو آدمی چلے جائیں۔

اسی موقع پر حضورؓ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ لوگ جو شور مچا رہے ہیں اور گالیاں دے رہے ہیں یہ بھی میری صداقت کی ایک دلیل پیش کر رہے ہیں۔"

فرمایا:"اس شور و شر سے تو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ آپ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ کے دلوں میں اسلام کا درد ہے اور آپ اپنے زعم میں ہمیں دشمن اسلام تصور کرتے ہوئے ہمارے مٹانے کے درپے ہیں...میں ایک مفید اور صحیح طریق فیصلہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو بتا دے گا کہ ہم میں سے کونسا فریق اپنے دلوں میں اسلام سے سچی محبت اور اس کے لئے سچا درد رکھتا ہے اور اس سے تبلیغ اسلام کو بھی بہت بڑا فائدہ پہنچے گا۔ اور وہ طریق فیصلہ یہ ہے کہ آپ لوگ اپنی اپنی جماعت اور اپنے اپنے ہم خیال لوگوں میں سے اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے نوجوان اور تبلیغ دین کے لئے اپنی جائیدادیں اور اموال راہ خدا میں دینے والے اشخاص کا مطالبہ کریں تا کہ اس ذریعہ سے بلاد عربیہ اور اطراف و اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام ہو سکے۔ میں بھی اپنی چھوٹی اور غریب جماعت سے یہی مطالبہ کروں گا۔ اس کے نتیجہ سے دنیا پر واضح ہو جائے گا کہ کن کے ساتھ خدا تعالیٰ

کی تائید و نصرت کا ہاتھ ہے اور کونسا فریق اسلام کا حقیقی خیر خواہ اور دلوں میں اس کا سچا درد رکھتا ہے۔ میری تازہ تحریک پر جو میں نے اپنی جماعت میں کی ہے اس وقت تک ڈیڑھ سو اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر چکے ہیں اور ایک کروڑ روپیہ کی جائیدادیں اس وقت تک وقف ہو چکی ہے۔ پس گالیاں دینے، اینٹ اور پتھر برسانے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ اگر آپ لوگ سچے ہیں تو میں دعوت دیتا ہوں کہ میدان میں نکلیں اور اس طریق فیصلہ کو قبول کر کے اپنے دعویٰ کی صداقت کو ثابت کریں۔"

اس کے بعد حضورؓ نے فرمایا کہ "حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ کی جس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر میں اس وقت کرنا چاہتا ہوں اور جو مصلح موعود کے متعلق ہے۔ اس میں ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا......میں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے **تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لے لیں۔ مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہو گی۔"**

نیز فرمایا "**میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ بے شک ہزار عالم بیٹھ جائیں اور قرآن مجید کے کسی حصہ کی تفسیر میں میرا مقابلہ کریں۔** مگر دنیا تسلیم کرے گی کہ میری تفسیر ہی حقائق و معارف اور روحانیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔"

پھر فرمایا کہ "میں خدا سے خبر پا کر اعلان کرتا ہوں کہ وہ پیشگوئی جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں فرمایا تھا پوری ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے رویاء میں مجھے اطلاع دی ہے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق میں ہی ہوں... اگر میں اس بیان میں سچا ہوں اور آسمان و زمین کا خدا شاہد ہے کہ میں سچا ہوں تو یاد رکھنا چاہئے کہ آخر ایک دن میرے اور میرے شاگردوں کے ذریعہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ساری دنیا پڑھے گی اور ایک دن آئے گا جب ساری دنیا پر اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ شان کے ساتھ اسلام کی حکومت قائم ہو جائے گی جیسا کہ پہلی صدیوں میں ہوئی تھی۔" (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 611 تا 613)

یہ تاریخ احمدیت کا وہ سنہری ورق ہے کہ جس سے اسلام کی صداقت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت ثابت ہوئی اور قبولیت دعا کا نشان ظاہر ہوا۔ یہ دراصل تمام دنیا پر ایک اتمام حجت بھی ہے۔ اور جو دلائل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اور جو چیلنج آپ نے 1944ء میں فرمائے تھے۔ آج بھی اسی طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم ہیں۔ دشمنان احمدیت گالیوں، ڈنڈوں، قتل و غارت اور شور و شرابہ اور مختلف قسم کے الزامات لگانے میں تو صفِ اول پر ہیں مگر حقیقی خدمت اسلام اور تفسیر قرآن اور اسلامی اخلاق سے عاری ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت احمدیہ سے ہمیشہ جوڑ کے رکھے اور ہمیں خلافت کے سلطان نصیر بنائے۔ آمین

الہامی قطعہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

مَیں آپؐ سے کہتا ہُوں کہ اے حضرتِ لولاکؐ
ہوتے نہ اگر آپؐ تو بنتے نہ یہ افلاک
جو آپؐ کی خاطر ہے بنا آپؐ کی شے ہے
میرا تو نہیں کچھ بھی یہ ہیں آپ کے اَملاک

بیادِ محمود

پروفیسر مبارک احمد عابدؔ

محمود ترے غم میں روئے گا جہاں صدیوں
اُٹھّے گا ہر اک دل سے آہوں کا دھؤاں صدیوں

یہ شہر یہ نظّارے تیری یاد کے مظہر ہیں
چمکیں گے یہاں تیرے قدموں کے نشاں صدیوں

ہر دَور کہ ڈالے گا تاروں پہ کمندیں پر
تجھ جیسا نہ پائے گا ہمّت کا جواں صدیوں

تحریر میں یکتا تھا تقریر میں لاثانی
فرماں تیرے ٹھہریں گے منزل کے نشاں صدیوں

ہر بات میں ایماں کی تفسیر چھلکتی تھی
ڈھونڈے گا جہاں تیری محفل کا سماں صدیوں

آواز کہ طوفاں تھی جھرنوں کا تموّج بھی
گونجے گا ترا ہر سُو اندازِ بیاں صدیوں

سینہ تیرا مخزن تھا قُرآں کے معارف کا
پہنچا تھا کہاں ان تک دنیا کا گماں صدیوں

تُو گاتا رہا نغمے وہ حسنِ محمدؐ کے
جن نغموں کے لفظوں سے مہکے گا جہاں صدیوں

تُو پسرِ مسیحا بھی ملّت کا فدائی بھی
ہو گی تیری عظمت تو دنیا میں عیاں صدیوں

جس نور سے تھا روشن محمود کا دل عابدؔ
وہ نور زمانے میں ہو نور فشاں صدیوں

ازواج (میاں اور بیوی) کے لیے حضرت مصلح موعودؓ کے اقوال و عائلی زندگی سے نمونہ اور نصائح

امۃ الباری ناصر

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا (الفرقان:75)

انسانی تمدن میں مرد اور عورت کے مقام میں عدم توازن نے ہمیشہ مسائل پیدا کیے ہیں۔ یہ اونچ نیچ اسلام کی تعلیم نہیں، حکمرانی کے شوقین افراد کا جبر ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ معاشرے میں عورت کو اُس کا صحیح مقام دلوانے کے زبردست داعی تھے۔ بحیثیت میاں بیوی مرد عورت کے فرائض اور حقوق میں بھی مشرقی و مغربی تہذیب و تمدن کے غلط اثرات کو دور کرکے قرآن و سنت نبوی ﷺ کے مطابق صحیح اسلامی تعلیم سے روشناس کرایا اس کے لیے آپؓ دیگر مذاہب میں میاں بیوی کے تعلق سے نظریات پیش کرکے اسلام کی خوبیاں بیان فرماتے ہیں۔

اگر ہم دیگر مذاہب کا میاں بیوی اور شادی بیاہ کے امور کے متعلق جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ تورات میں عورت مرد کے تعلق میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ عورت چونکہ مرد کی پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ اس وجہ سے وہ اس سے مل کر ایک بدن ہو جائے گا اور مرد کو طبعاً عورت کی طرف رغبت رہے گی۔ یہ کہ ان کا مل کر رہنا اچھا ہوگا یا نہیں اس کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا صرف فطری تعلق کو لیا گیا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ مرد عورت کا تعلق ادنیٰ درجے کے لوگوں کا کام ہے اگر کوئی اعلیٰ درجے کا انسان بننا چاہے اور آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا چاہے تو اسے چاہیے کہ خوجہ بن جائے مطلب یہ کہ اصل نیکی شادی نہ کرنے میں ہے ہاں جو برداشت نہ کرسکے وہ شادی کرلے۔

ہندو مذہب نے شادی کی ضرورت پر کچھ نہیں لکھا صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ شادی ان کے دیوتا بھی کرتے تھے پھر بندے کیوں نہ کریں گے مگر ساتھ ہی بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ نجات کا اصل ذریعہ یہ ہے کہ انسان سب دنیا سے الگ ہو کر عبادت کرے۔

منوجی نے جن کی تعلیم ہندو مانتے ہیں یہ بھی بتایا ہے کہ پچیس سال تک کنوارا رہنا چاہیے پھر پچیس سال تک شادی شدہ رہے۔ لیکن وید اس بارے میں بالکل خاموش ہیں جو ہندوؤں کی اصل مقدس کتاب ہے۔ شادی کی ضرورت، اس کی حقیقت اور اس کے نظام وغیرہ کے متعلق منو وغیرہ بھی خاموش ہیں۔

بدھ مذہب نے شادی نہ کرنے کو افضل قرار دیا ہے کیونکہ پاکیزہ اور اعلیٰ خادمان مذہب کے لیے شادی کو منع کیا ہے خواہ عورت ہو خواہ مرد۔ اور یہی جین مذہب کی تعلیم ہے۔

(ماخوذ از فضائل القرآن نمبر 3 صفحہ 160 تا 161)

اسلام میں عورت سے حسن سلوک کی تعلیم

"صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورتوں کی انسانیت کو نمایاں کر کے دکھایا۔ اور رسول کریم ﷺ ہی وہ پہلے انسان ہیں جنھوں نے عورتوں کے بلحاظ انسانیت برابر کے حقوق قائم کیے۔ اور وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ کی تفسیر لوگوں کے اچھی طرح ذہن نشین کی۔ آپ کے کلام میں عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور اُن کے حقوق اور اُن کی قابلیتوں کے متعلق جس قدر ارشادات پائے جاتے ہیں اُن کا دسواں حصہ بھی کسی اور مذہبی پیشوا کی تعلیم میں نہیں ملتا۔ آج ساری دنیا میں یہ شور مچ رہا ہے کہ عورتوں کو اُن کے حقوق دینے چاہئیں اور بعض مغرب زدہ نوجوان تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ عورتوں کو حقوق عیسائیوں نے دیے ہیں۔ حالانکہ عورتوں کے حقوق کے سلسلہ میں اسلام نے جو وسیع تعلیم دی ہے عیسائیت کی تعلیم اُس کے پاسنگ بھی نہیں ہے۔

عربوں میں رواج تھا کہ ورثہ میں اپنی ماؤں کو بھی تقسیم کر لیتے تھے مگر اسلام نے خود عورت کو وارث قرار دیا۔ بیوی کو خاوند کا، بیٹی کو باپ کا اور بعض صورتوں

میں بہن کو بھائی کا بھی۔ غرض فرمایا

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

یعنی انسانی حقوق کا جہاں تک سوال ہے عورتوں کو بھی ویسا ہی حق حاصل ہے جیسے مردوں کو۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں اللہ تعالیٰ نے جس طرح مردوں اور عورتوں کو یکساں احکام دیے ہیں اسی طرح انعامات میں بھی اُنہیں یکساں شریک قرار دیا ہے۔ اور جن نعماء کے مرد مستحق ہوں گے اسلامی تعلیم کے تحت قیامت کے دن وہی انعامات عورتوں کو بھی ملیں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے نہ اس دُنیا میں اُن کی کوئی حق تلفی کی ہے اور نہ اگلے جہان میں اُنہیں کسی انعام سے محروم رکھا ہے۔ہاں آپ نے اس بات کا بھی اعلان فرمایا ہے کہ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ یعنی حقوق کے لحاظ سے تو مرد و عورت میں کوئی فرق نہیں لیکن انتظامی لحاظ سے مردوں کو عورتوں پر ایک فوقیت حاصل ہے۔ اُس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک مجسٹریٹ انسان ہونے کے لحاظ سے تو عام انسانوں والے حقوق رکھتا ہے۔ اور جس طرح ایک ادنیٰ سے ادنیٰ انسان کو بھی ظلم اور تعدی کی اجازت نہیں اُسی طرح مجسٹریٹ کو بھی نہیں۔ مگر پھر بھی وہ بحیثیت مجسٹریٹ اپنے ماتحتوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ اور اُسے قانون کے مطابق دوسروں کو سزا دینے کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح تمدنی اور مذہبی معاملات میں مردوں کو اللہ تعالیٰ نے قوّام ہونے کی وجہ سے فضیلت عطا فرمائی ہے۔ لیکن دوسری طرف اُس نے عورتوں کو استمالتِ قلب کی ایسی طاقت دے دی ہے جس کی وجہ سے وہ بسا اوقات مردوں پر غالب آجاتی ہیں۔ بنگالہ کی جادو گر عورتیں تو جیسا کہ عام مشہور ہے مردوں پر جادو سا کر دیتی ہیں۔ پس جہاں مرد کو عورت پر ایک رنگ میں فوقیت دی گئی ہے وہاں عورت کو استمالت قلب کی طاقت عطا فرما کر مرد پر غلبہ دے دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے بسا اوقات عورتیں مردوں پر اس طرح حکومت کرتی ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سب کاروبار ان ہی کے ہاتھ میں ہے۔ در اصل ہر شخص کی الگ الگ حکومت ہوتی ہے۔ جہاں تک احکام شرعی اور نظام کے قیام کا سوال ہے اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت دے دی ہے۔

مثلاً شریعت کا یہ حکم ہے کہ کوئی لڑکی اپنے ماں باپ کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتی۔ یہ حکم ایسا ہے جو اپنے اندر بہت بڑے فوائد رکھتا ہے۔ یورپ میں ہزاروں مثالیں ایسی پائی جاتی ہیں کہ بعض لوگ دھوکے باز اور فریبی تھے مگر اس وجہ سے کہ وہ خوش وضع نوجوان تھے انہوں نے بڑے بڑے گھرانوں کی لڑکیوں سے شادیاں کر لیں اور بعد میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہوئیں۔ لیکن ہمارے ملک میں ایسا نہیں ہوتا۔ کیونکہ رشتہ کی تجویز کے وقت باپ غور کرتا ہے، والدہ غور کرتی ہے۔ بھائی سوچتے ہیں۔ رشتہ دار تحقیق کرتے ہیں اور اس طرح جو بات طے ہوتی ہے وہ بالعموم ان نقائص سے پاک ہوتی ہے جو یورپ میں نظر آتے ہیں۔ یورپ میں تو یہ نقص اس قدر زیادہ ہیں کہ جرمنی کے سابق شہنشاہ کی بہن نے اسی ناواقفی کی وجہ سے ایک باورچی سے شادی کر لی۔ اُس کی وضع قطع اچھی تھی۔ اور اُس نے مشہور یہ کر دیا تھا کہ وہ روس کا شہزادہ ہے۔ جب شادی ہو گئی تو بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو کہیں باورچی کا کام کیا کرتا تھا۔ یہ واقعات ہیں جو یورپ میں کثرت سے ہوتے رہتے ہیں۔ ان واقعات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مردوں کو قوام ہونے کے متعلق جو کچھ فیصلہ کیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ شریعت کا اس سے یہ منشاء نہیں کہ عورتوں پر ظلم ہو یا اُن کی کوئی حق تلفی ہو بلکہ شریعت کا اس اعتبار سے یہ منشا ہے کہ جن باتوں میں عورتوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے اُن میں عورتوں کو نقصان سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی وجہ سے جن باتوں میں عورتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اُن میں اُن کا حق خدا تعالیٰ نے خود ہی اُنہیں دے دیا ہے۔ پس قرآن کریم نے جو کچھ کہا ہے وہ اپنے اندر بہت بڑی حکمتیں اور مصالح رکھتا ہے۔ اگر دنیا ان کے خلاف عمل کر رہی ہے تو وہ کئی قسم کے نقصانات بھی برداشت کر رہی ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام کے خلاف عمل پیرا ہونا کبھی نیک نتائج کا حامل نہیں ہو سکتا۔

آخر میں وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ فرما کر اس طرف توجہ دلائی۔ کہ یاد رکھو عورتوں پر فوقیت ہم نے نہیں دی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اس سے ناجائز فائدہ اٹھاؤ۔ اور ان کے حقوق کو پامال کرنا شروع کر دو۔ دیکھو تم پر بھی ایک حاکم ہے جو عزیز ہے۔ یعنی اصل حکومت خدا تعالیٰ کی ہے۔ اس لیے چاہیے کہ مرد اس حکومت سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔ اور حکیم کہہ کر اس طرف توجہ دلائی کہ ضبط و نظم کے معاملات میں جو اختیار ہم نے مردوں کو دیا ہے یہ سراسر حکمت پر مبنی ہے ورنہ گھروں کا امن برباد ہو جاتا۔ چونکہ میاں بیوی نے مل کر رہنا ہوتا ہے اور نظام اُس وقت تک قائم نہیں رہ سکتا جب تک کہ ایک کو فوقیت نہ دی جائے اس لیے فوقیت مرد کو دی گئی اور اس کی ایک اور وجہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ یہ بیان فرمائی ہے کہ چونکہ مرد اپنا روپیہ عورتوں پر خرچ کرتے ہیں اس لیے انتظامی امور میں انہیں عورتوں پر فوقیت حاصل ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 512 تا 514)

شادی برائے تکمیل انسانیت

”...انسانیت ایک جوہر ہے یہ کہنا کہ انسانیت مرد ہے یا یہ کہنا کہ انسانیت عورت ہے غلط ہے۔ انسانیت ایک علیحدہ چیز ہے۔ وہ نفسِ واحدہ ہے۔ اس کے دو ٹکڑے کیے گئے آدھے کا نام مرد ہے اور آدھے کا نام عورت جب یہ دونوں نہ ملیں گے اُس وقت تک وہ چیز مکمل نہیں ہوگی وہ تب ہی کامل ہوگی جب اُس کے دونوں ٹکڑے جوڑ دیے جائیں گے۔

یہ اسلام نے عورت مرد کے تعلق کا اصل الاصول بتایا ہے کہ مرد اور عورت علیحدہ علیحدہ انسانیت کے جوہر کے دو ٹکڑے ہیں اگر انسانیت کو مکمل کرنا چاہتے ہو تو ان دونوں ٹکڑوں کو ملانا پڑے گا ورنہ انسانیت مکمل نہ ہوگی اور جب انسانیت مکمل نہ ہوگی تو انسان کمال حاصل نہ کر سکے گا۔

...اب دیکھو! یہ کتنی بڑی اخلاقی تعلیم ہے جو اسلام نے دی ہے۔ اس لحاظ سے جو مرد شادی نہیں کرتا وہ مکمل مرد نہیں ہو سکتا اسی طرح جو عورت شادی نہیں کرتی وہ مکمل عورت نہیں ہو سکتی پھر جو مرد اپنی عورت سے حسن سلوک نہیں کرتا وہ بھی اس تعلیم کے ماتحت اپنا حصہ آپ کاٹتا ہے اسی طرح جو عورت مرد کے ساتھ عمدگی سے گزارا نہیں کرتی وہ بھی اپنے آپ کو نامکمل بناتی ہے اور اس طرح انسانیت کا جزو نامکمل رہ جاتا ہے۔“

(ماخوذ از فضائل القرآن نمبر 3 صفحہ 161 تا 163)

حضرت مصلح موعودؓ ایک انقلابی ذہن کے مالک تھے آپؓ چاہتے تھے کہ عورت کو اس کا مقام سمجھا کر تعلیم و تربیت کر کے مثبت کاموں میں لگا کر ان کی صلاحیتوں سے قوم کی تعمیر میں فائدہ اُٹھایا جائے اپنے پُر جوش اور پُر ولولہ خطابات سے طبقۂ نسواں کو اُبھارتے۔ انہیں بشدت احساس دلاتے کہ وہ عضو معطل نہیں معاشرہ کا کارآمد حصہ ہیں۔ اسلام کے دورِ اولین کی بہادر خواتین کی فہم و فراست اور باشعور عورتوں کے واقعات سُنا کر مثالوں سے سمجھاتے کہ عورت خود ہمت کرے تو اپنے حقوق کی حفاظت اور اپنے فرائض کی ادائیگی سے صحت مند معاشرہ جنم دے سکتی ہے۔

عورت کے حقوق ادا کرو

عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھنے والے معاشرہ میں اور بات بات پر طلاق کی دھمکی دے کر جائز ناجائز منوانے والوں اور ماننے والیوں کو احساس دلایا کہ یہ بندھن کوئی کچا دھاگا نہیں ہے۔ فرمایا:

”شادی کے وقت کوئی شخص تمہیں مجبور نہیں کرتا کہ تم ضرور فلاں عورت سے شادی کرو۔ شریعت نے تمہیں یہ حق دیا ہے کہ شادی سے قبل تم لڑکی کو دیکھ لو اور اس کے متعلق تحقیق کر لو۔ اور عورت کو بھی شریعت نے یہ حق دیا ہے کہ وہ خاوند کو دیکھ لے اور اس کے متعلق تحقیقات کر لے۔ لیکن جب تعلق قائم ہو جاتا ہے تو تمہیں ایک دوسرے کی ایسی باتیں برداشت کرنی پڑیں گی۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد بڑی آزادی کے ساتھ اس تعلق کو توڑنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ کوئی انصاف ہے؟ یہ تو عورت کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے قرآن کریم نے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ تم عورتوں کے ساتھ لیٹتے ہو اور پھر ان کے حقوق ادا نہیں کرتے یہ کتنی قابلِ شرم بات ہے۔ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ اگر تم مجبور ہو کر کسی عورت کو اپنے ازدواجی تعلق سے علیحدہ بھی کرنا چاہو تو اسے احسان کے ساتھ علیحدہ کرو۔“

(خطابات شوریٰ جلد 3 صفحہ 574 تا 575)

عائلی زندگی میں جنتِ ارضی کی تعمیر

آپؓ نے اپنے گھر میں بیویوں کے حقوق ادا کر کے جنتِ ارضی کی تعمیر کی ایک روشن مثال قائم فرمائی۔ متعدد شادیاں کرنا اور سب سے محبت و مودّت میں خوشگوار توازن رکھنا بجائے خود ایک عبادت ہے۔ ہر بیگم کی قدردانی کے انداز ان کی طبائع کے مطابق ہیں۔

حضرت سیدہ محمودہ بیگمؓ (اُمِ ناصر۔ امی جان)

1902ء میں صاحبزادہ مرزا محمود احمدؓ کی شریک حیات بنیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود بیاہ کر لائے۔

(اولاد: حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد۔ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد۔ صاحبزادہ مرزا انور احمد۔ صاحبزادہ مرزا اظہر احمد۔ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد۔ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ [والدہ ماجدہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز]۔ صاحبزادی امۃ العزیز)

حضرت اُمِ ناصرؓ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ سب خاندان والوں سے حسب مراتب پیار و محبت کا سلوک کرتیں۔ شوہر کی مزاج شناس تھیں۔ وفا شعار اور خدمت کرنے والی بیوی تھیں۔ ہر چھوٹی بڑی ضرورت کا خیال رکھتیں جب آپ کو علم ہوا کہ آپ دوسری شادی کا ارادہ رکھتے ہیں تو صرف ایک فرمائش کی کہ آپ کے

ذاتی کام صرف میں ہی کیا کروں گی۔ اپنے ہاں باری کے روز حضور کے لیے خود صفائی ستھرائی کا خیال رکھتیں حضورؓ کی پسند کا کھانا اہتمام سے بناتیں۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ لکھتی ہیں:

"اپنے ہاتھ سے گوشت کی ایک ایک بوٹی دھوتیں سبزی بھی خود ہی بناتیں اور خود ہی دھوتیں۔ اپنے سامنے انگیٹھی رکھوا کر خود تیار بھی کرتیں۔ جب آپ کی صحت ٹھیک تھی اس وقت باورچی خانے میں ہی جا کر تیار کرتیں حضرت اباجان کو بھی امی جان کا کھانا بہت پسند تھا۔"

(سیرت و سوانح حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ۔ شائع کردہ لجنہ اماء اللہ بھارت صفحہ 2)

آپ کی موجودگی میں حضرت مصلح موعودؓ نے متعدد شادیاں کیں آنے والی بیویوں کو بہنوں کی طرح رکھا۔ گھر کے ماحول کو پرسکون رکھنے میں ان کی فراست کا بڑا ہاتھ تھا۔ حضرت سارہ بیگم کا انتقال ہوا تو ان کے بچوں کو اپنے بچے سمجھا انہیں محبت سے پالا انہیں خوبیوں کی وجہ سے ان کا ایک مقام تھا۔ آپ اپنے شوہر کی خواتین میں علم پھیلانے کی لگن کو خوب سمجھتی تھیں اپنا گھر، اپنی صلاحیت، اپنا وقت سب وقف کر دیا اور مال تو بہت زیادہ قربان کیا۔ ان قربانیوں سے شوہر کے دل میں گھر کیا۔ قدردان شوہر نے کیسے خراج تحسین پیش کیا۔ ایک اقتباس پیش ہے:

"خدا تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں اسی طرح تحریک کی جس طرح حضرت خدیجہؓ کے دل میں رسول کریم ﷺ کی مدد کی تحریک کی تھی۔ انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں پیسہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنوئیں میں پھینکنا اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو جو اس زمانہ میں شاید سب سے بڑا مذموم تھا۔ اپنے دو زیور مجھے دے دیے کہ ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کر دوں۔ وہ بیوی جن کو میں نے اس وقت تک ایک سونے کی انگوٹھی بھی شاید بنوا کر نہ دی ہو اس کی یہ قربانی میرے دل پر نقش ہے اور اگر ان کی اور قربانیاں اور ہمدردیاں اور اپنی سختیاں اور تیزیاں نظر انداز بھی کر دوں تو ان کا سلوک مجھے شرمندہ کرنے کے لیے کافی ہے۔ اس حسن سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ دیے جن سے میں دین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا اور میری زندگی کے لیے ایک نئے باب کا ورق الٹ دیا بلکہ ساری جماعت کی زندگی کے لیے بھی ایک بڑا سبب پیدا کر دیا۔

کیا ہی سچی بات ہے کہ عورت ایک خاموش کارکن ہوتی ہے لوگ اس دکان کو تو یاد رکھتے ہیں جہاں سے عطر خریدتے ہیں مگر اس گلاب کا کسی کو بھی خیال نہیں آتا جس نے مر کر ان کی خوشی کا سامان پیدا کیا ہو۔" (الفضل 4 جولائی 1924ء صفحہ 4)

حضرت اماں جانؓ آپ سے بہت محبت کرتی تھیں۔ ساس بہو کے مثالی پیار سے بھی گھر میں سکون کی فضا رہتی۔ پہلے بچے کی وفات کے بعد جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب پیدا ہوئے تو حضرت اماں جانؓ کی گود میں ڈال دیے۔ یہ آپس کی محبت کی ایک عمدہ مثال تھی۔

حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ

آپ 31رمئی 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عقد میں آئیں۔

(اولاد: صاحبزادہ مرزا خلیل احمد۔ صاحبزادی امۃ القیوم۔ صاحبزادی امۃ الرشید)

قرآن پاک کی تعلیم کے شوق نے حضرت صاحب کو متاثر کیا ذہین خاتون تھیں خدمتِ دین کے لیے انتھک کام کرنے کا جذبہ رکھتی تھیں۔

خواتین کی تعلیم و تربیت میں ممد و معاون تھیں لجنہ اماء اللہ آپ کی تحریک پر قائم ہوئی۔ قادیان میں ایک تعلیمی انقلاب آگیا بہت محنتی تھیں۔ جان مار کے کام کرنے کا جذبہ تھا۔

لجنہ کے کاموں میں انہماک کی انتہا کا ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ ایک دن ملازمہ نے گوشت پکانے کے لیے رکھا جو بلّی کھا گئی اس نے آپ کو بتایا تو آپ نے کام کرتے کرتے کہا اچھا تو پھر مونگ کی دال پکا لو اتنے میں کیا دیکھتی ہیں کہ حضورؓ سامنے کھڑے ہیں گوشت کی جگہ مونگ کی دال کا سن کر آپ نے بھی ڈانٹا نہیں بلکہ فرمایا کہ دال پکالو امۃ الحئی کے گھر کی مونگ کی دال بھی مجھے قورمہ پلاؤ سے اچھی لگتی ہے (استفادہ از ہر اول دستہ)

حضرت صاحب کی مزاج شناس تھیں آپس کی ہم آہنگی کی نہایت خوب صورت قابل رشک الفاظ میں تعریف فرماتے ہیں:

"رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ کہ روحیں ایک دوسرے سے وابستہ اور پیوستہ ہوتی ہیں۔ یعنی بعض کا بعض سے تعلق ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میری روح کو امۃ الحئی کی روح سے ایک پیوستگی حاصل تھی... میں نہیں جانتا تھا یہ میری نیک نیتی اور اپنے اُستاد اور آقا کی خواہش کو پورا کرنے کی آرزو ایسے اعلیٰ درجہ کے پھل لائے گی اور میرے لیے اس سے ایسے راحت کے سامان پیدا ہوں گے۔ مجھے بہت سی شادیوں کے تجربے ہیں۔ میں نے خود بھی کئی شادیاں کی ہیں اور بحیثیت ایک جماعت کا امام ہونے کے ہزاروں شادیوں سے تعلق ہے اور ہزاروں واقعات مجھ تک پہنچتے رہتے ہیں مگر میں نے عمر

بھر کوئی کامیاب شادی اور خوش کرنے والی شادی نہیں دیکھی جیسی میری یہ شادی تھی۔" (خطباتِ محمود جلد 3 صفحہ 204 تا 205)

خوش قسمتی کا سلسلہ وفات کے بعد دعاؤں کی صورت میں جاری رہا۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

"آج تک میں نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں امۃ الحیٔ مرحومہ کے لیے دعا نہیں کی۔" (خطباتِ محمود جلد 3 صفحہ 203)

حضرت سیدہ مریم النساء صاحبہ (اُمِ طاہر)

آپ 1921ء میں عقد زوجیت میں آئیں۔

(اولاد: حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ۔ صاحبزادی امۃ الحکیم۔ صاحبزادی امۃ الباسط۔ صاحبزادی امۃ الجمیل)

انیس سال کی دلہن کو شوہر کی طرف سے مرحومہ بیوی کے تین بچے سنبھالنے کی ذمہ داری ملی جو آپ نے اتنی عمدگی سے ادا کی کہ دل جیت لیے۔ دل جیتنے کے فن کا ذکر حضرت صاحب کی تحریروں میں کئی جگہ ملتا ہے۔ محبت بھرے الفاظ دیکھیے

"میں نے اُن سے وعدہ کیا کہ مریم! تم ان بے ماں کے بچوں کو پالو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تم سے بہت محبت کروں گا اور میں نے خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی محبت میرے دل میں پیدا کر دے اور اس نے میری دعا سن لی...علمی باتیں نہ کر سکتی تھیں مگر علمی باتوں کا مزا خوب لیتی تھیں جمعہ کے دن اگر کسی خاص مضمون پر خطبہ ہوتا تھا تو واپسی پر میں اس یقین کے ساتھ گھر میں گھستا تھا کہ مریم کا چہرہ چمک رہا ہو گا اور وہ جاتے ہی تعریفوں کے پُل باندھ دیں گی اور کہیں گی کہ آج بہت مزا آیا اور یہ میرا قیاس شاذ ہی غلط نکلتا۔ میں دروازے میں انہیں منتظر پاتا۔ ان کے جسم کے اندر ایک تھرتھراہٹ سی پیدا ہو رہی ہوتی تھی۔

مریم ایک بہادر عورت تھیں جب کوئی نازک موقع آتا میں یقین کے ساتھ ان پر اعتبار کر سکتا تھا۔ ان کی نسوانی کمزوری اس وقت دب جاتی تھی چہرہ پر استقلال اور عزم کے آثار پائے جاتے تھے اور دیکھنے والا کہہ سکتا تھا اب موت یا کامیابی کے سوا اس عورت کے سامنے کوئی تیسری چیز نہیں ہے۔ یہ مر جائے گی مگر کام سے پیچھے نہ ہٹے گی۔ ضرورت کے وقت راتوں اس میری محبوبہ نے میرے ساتھ کام کیا ہے۔ اور تھکان کی شکایت نہیں کی۔ انہیں صرف اتنا کہنا کافی ہوتا تھا کہ یہ سلسلہ کا کام ہے یا سلسلہ کے لیے کوئی خطرہ یا بدنامی ہے اور وہ شیرنی کی طرح لپک کر کھڑی ہو جاتیں اور بھول جاتیں اپنے آپ کو بھول جاتیں کھانے پینے کو۔ بھول جاتیں اپنے بچوں کو۔ بلکہ بھول جاتیں مجھ کو بھی اور صرف وہ کام ہی یاد رہ جاتا اور اس کے بعد وہ ہوتیں اور گرم پانی کی بوتلیں۔" (تابعین اصحاب احمد صفحہ 364)

پانچ مارچ 1944ء کو خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ حضورؓ نے بے حد دل گداز خراج عقیدت پیش کیا

ابکی علیک کل یوم و لیلۃ
ارثیک یا زوجی بقلب دامی

میری بیوی میں تجھ پر ہر دن رات روتا ہوں
میں خون آلودہ دل سے تیرا مرثیہ کہتا ہوں

یا رب صاحبھا بلطفک دائما
واجعل لھا ماوٰی بقبر سامی

اے میرے رب اس پر ہمیشہ لطف کرتے رہنا
اور اس کا ٹھکانا ایک بلند شان قبر میں بنانا

یا رب انعمھا بقرب محمد
ذی المجد و الاحسان والاکرام

اے میرے رب اس کو قرب محمد کی نعمت عطا فرما
جو بزرگی اور بڑا احسان کرنے والے ہیں جن کو تو نے عزت بخشی

حضرت مصلح موعودؓ نے 'میری مریم' کے نام سے ایک مضمون لکھا جو الفضل 12/ جولائی 1944ء کو شائع ہوا۔ یہ مضمون آپ کے لیے ایک بے نظیر خراجِ تحسین ہے۔

حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ

12 اپریل 1925ء کو نکاح ہوا 31/ مئی کو قادیان تشریف لائیں۔

(اولاد: صاحبزادہ مرزا رفیع احمد۔ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد۔ صاحبزادی امۃ النصیر)

بر آستانِ آنکہ زِ خود رفت بہرِ یار
چوں خاک باش و مرضیٔ یارے دَراں بجو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر سیدہ سارہ بیگم نے اپنے خط میں لکھا تھا گویا اپنی زندگی کا خلاصہ بیان کر دیا تھا حضرت مصلح موعودؓ ترجمہ کرتے ہیں

”اگر تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہے تو ایسے شخص کی تلاش کر جو خدا تعالیٰ کے لیے اپنے نفس کو کھو چکا ہو اور پھر اس کے دروازہ پر مٹی کی طرح بے خواہش ہو کر گر جا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر“(انوار العلوم جلد 13 صفحہ 77)

اس شادی میں بھی پیش نظر جماعتی مفاد اور خواتین کی تعلیم تھی آپؓ فرماتے ہیں

”یہ شادی محض جماعت کے بعض کاموں کو ترقی دینے کے لیے کی جارہی ہے تو خدا تعالیٰ سے یہ بھی دعا ہے کہ وہ اس شادی کو میرے لیے بھی مبارک کرے...پھر وہ اس کمزور اور متروک صنف کے لیے بھی جو عورتوں کا صنف ہے مبارک کرے جس کے حقوق سینکڑوں سال سے تلف کیے جارہے ہیں۔“

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 20)

شادی کے بعد اپنے شوہر کے عزائم کی خاطر خود کو حصول علم میں جھونک دیا۔ اپنے دیگر فرائض بھی بحسن وخوبی ادا کیے مگر عرصہ ٔحیات مختصر لائی تھیں۔ آپ کی وفات کا حضورؓ کو بہت صدمہ ہوا جس کا اظہار آپ نے اپنے خطابات میں برملا کیا اور جانے والی کے لیے جاں گداز دعائیں کیں۔ فرماتے ہیں

”سارہ بیگم کی زندگی کا اگر خلاصہ کیا جائے تو وہ ان تین لفظوں میں آجاتا ہے پیدائش پڑھائی اور موت“

” میری سارہ“ کے نام سے الفضل 27/ جون 1933ء میں چھپنے والا حضورؓ کا مضمون قابل رشک خراجِ تحسین ہے۔

حضرت سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ

یکم فروری 1926ء کو نکاح ہوا۔

(اولاد صاحبزادہ مرزا وسیم احمد۔ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ مسلمانوں کی دوسری زبان عربی ہونی چاہیے۔ ان کی مادری زبان عربی تھی عربی زبان رائج کرنے کی خاطر ایک طریق یہ بھی تھا کہ بچوں میں عربی کا چرچا ہو۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (اُم متین۔ چھوٹی آپا)

30 ستمبر 1935ء کو عقد میں آئیں

(اولاد: صاحبزادی امۃ المتین)

شادی کی غرض آپ یوں تحریر فرماتی ہیں:

”عموماً شادیاں ہوتی ہیں دلہا دلہن ملتے ہیں تو سوائے عشق و محبت کی باتوں کے کچھ نہیں ہوتا لیکن مجھے یاد ہے کہ میری شادی کی پہلی رات بے شک عشق و محبت کی باتیں بھی ہوئیں مگر زیادہ تر عشق الٰہی کی باتیں تھیں آپ کی باتوں کا لُب لباب یہ تھا اور مجھ سے ایک طرح عہد لیا جارہا تھا کہ میں دعاؤں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالوں دین کی خدمت کروں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی ذمہ داریوں میں ان کا ہاتھ بٹاؤں بار بار آپ نے اظہار فرمایا کہ میں نے تم سے شادی اسی غرض سے طے کی ہے“

(الفضل 25/ مارچ 1966ء)

حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش تھی کہ وہ اپنی بیگمات کو تعلیم دے کر احمدی خواتین کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کی خدمت پر لگادیں۔ حضرت سیدہ امۃ الحئ حضرت سیدہ سارہ بیگم اور حضرت سیدہ ام طاہر کے عرصہ ٔحیات مختصر ہونے کی وجہ سے یہ شوق آپ کے بلند عزائم کے مطابق پورا نہ ہوسکا۔ یہ سعادت حضرت چھوٹی آپا کے حصے میں آئی اور خوب ہی آئی۔ ایم اے تک تعلیم حاصل کی اور دینی تعلیم و تربیت اس پر مستزاد۔ قرآن کریم اور عربی صرف و نحو سبقاً سبقاً حضورؓ آپ کو پڑھاتے اور امتحان بھی لیتے۔

آپ نے تیزی سے لکھنے پر بہت دفعہ حضورؓ کی خوشنودی حاصل کی۔ تفسیر کے نوٹس لکھنا آپ کی ایک بہت بڑی سعادت تھی۔ حضورؓ نے 1947ء کے بعد بالعموم اپنے خطوط، مضامین اور تقاریر کے نوٹس آپ ہی سے لکھوائے۔

قرآن کریم اس جوڑے کا ہر آن ساتھی تھا۔ایک مرتبہ باتوں باتوں میں حضرت چھوٹی آپا نے حضورؓ سے پوچھا کہ آپ نے کبھی موٹر چلانی سیکھی؟ فرمایا ہاں ایک دفعہ کوشش کی تھی مگر اس خیال سے ارادہ ترک کر دیا کہ ٹکر نہ ماردوں۔ ہاتھ سٹیئرنگ پر تھے اور دماغ قرآن مجید کی آیت کی تفسیر میں اُلجھا ہوا تھا موٹر کیسے چلاتا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے زیر سایہ رہ کر آپ کی معاملہ فہمی بھی بہت اعلیٰ تھی۔ چنانچہ اس کی ایک مرتبہ داد دیتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا:

”ان کی طبیعت ایسی ہے کہ میری رضاجوئی کے لیے جب بچے آپس میں لڑ پڑیں تو چاہے ان کی لڑکی کا قصور ہو اور چاہے کسی دوسرے بچے کا وہ اپنی لڑکی کو ہی سزا دیتی ہیں تا دوسرے بچوں کے دل میں یا میرے دل میں احساس پیدا نہ ہو کہ وہ اپنی لڑکی کی طرفداری کرتی ہیں اور بوجہ بنت العم ہونے کے مجھ سے دوہرا تعلق رکھتی ہیں اس لیے دوہری محبت ہے۔“

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 584)

ضرورت پر تنبیہ فرماتے

حضورؓ بیگمات کی تربیت کی خاطر موقع کی مناسبت سے تنبیہ بھی فرماتے۔ چنانچہ ایک واقعہ ملتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت چھوٹی آپا نے حالات کی تنگی کی وجہ سے چندہ کچھ کم لکھوایا۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا:

''بے شک اجازت میں نے دی تھی لیکن تم سے میں یہ امید نہیں رکھتا تھا کہ کم کردو گی۔ جتنا میں تمہیں جیب خرچ دیتا ہوں اتنے میں بعض لوگ اپنے بیوی بچوں کا خرچ چلاتے ہیں (اس زمانے میں حضور ہمیں پندرہ روپے ماہوار بطور جیب خرچ دیتے تھے)۔'' (مصباح جنوری1967ء)

دل داری اور مزاح

بعض چھوٹی چھوٹی گھریلو باتیں ہیں جو آپس کے پیار اور محبت بھرے تعلقات کو ظاہر کرتی ہیں۔

مثلاً حضرت چھوٹی آپا نے لکھا کہ آپ مجھے شادی کے بعد ہمیشہ 'صدیقہ' کہہ کر بلاتے۔

ایک واقعہ کا ذکر حضرت چھوٹی آپا اس طرح کرتی ہیں:

''ایک دفعہ میرا اور حضور کا کھانا پکانے کا مقابلہ ہوا کھانا تیار ہونے پر میں نے حضور کو کہا کہ میری سوس زیادہ اچھی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ تم نے بالکل ٹھیک کہا واقعی تمہاری ساس (حضرت اماں جانؓ) میری ساس سے زیادہ اچھی ہیں''

(گلہائے محبت صفحہ 95)

ایک اور موقع پر آپ نے بیان کیا:

''اسی طرح ایک مرتبہ میرا اور حضورؓ کا دال پکانے کا مقابلہ ہو گیا۔ میں نے عام روایتی طریق سے دال پکائی لیکن حضورؓ نے مرغی کی یخنی میں دال پکائی جو ظاہر ہے بہت مزے دار تھی جب کہا گیا کہ اس طرح تو ہم بھی بنا سکتے تھے تو حضورؓ نے مسکراتے ہوئے فرمایا تو پھر بنا لیتی!''

(گلہائے محبت صفحہ 95)

کھانا سادہ پسند کرتے تھے مگر اچھا پکا ہؤا۔ کھانا اکیلے بالکل نہیں کھا سکتے تھے۔ کام کی وجہ سے خواہ کتنی بھی دیر ہو جائے جس بیوی کے گھر حضورؓ کی باری ہوتی تھی وہ اور بچے آپ جب تک فارغ ہو کر نہ آجائیں حضور ان کا انتظار کرتے رہتے تھے اور ساتھ کھاتے تھے تربیت کی غرض سے خود فرمایا کرتے تھے کہ بچوں کو خود ساتھ بٹھایا کرو۔ یہی تو وقت ہوتا ہے جس میں بچوں کی عادات اور اخلاق کا میں مطالعہ کرتا ہوں۔

(مصباح فروری 1995ء)

حضرت سیدہ چھوٹی آپا کو تیس سال کا زمانہ رفاقت نصیب ہوا۔ آپ کے اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرنے کا انداز ام المومنین حضرت خدیجہؓ کی یاد دلا دیتا ہے جب پہلی وحی پر آپ نے چند الفاظ میں آنحضور ﷺ کی ساری سیرت بیان کر دی تھی۔ اپنی خوش قسمتی پر نازاں بھی ہیں اور شکر گزار بھی ہیں۔ تحریر فرماتی ہیں:

''چن لیا تو نے مجھے 'ابنِ مسیحا' کے لیے
سب سے پہلے یہ کرم ہے مرے جاناں تیرا

ہزاروں درود و سلام آنحضرت ﷺ پر جن کے طفیل ہمیں اسلام جیسی نعمت حاصل ہوئی اور پھر ہزاروں سلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اسلام کو دوبارہ لائے اور ہم نے زندہ خدا کا وجود ان کے ذریعہ دیکھا۔ آنحضرت ﷺ پر ان کی وجہ سے ایمان لانا نصیب ہؤا اور میرے رب کا کتنا بھاری احسان مجھ ناچیز پر ہے کہ اس نے مصلح موعودؓ کے زمانے میں مجھے پیدا کیا نہ صرف اُن کا زمانہ عطا فرمایا کہ مجھے اُس پاک و نورانی وجود اس قدرت و رحمت اور قربت کے نشان اور مثیلِ مسیح کے لیے چُن لیا۔ آپ کی صحبت سے فیض حاصل کرنے، آپ کی تربیت میں زندگی گزارنے اور پھر اس پاک وجود کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خدا تعالیٰ کی کیا شان ہے دینے پر آئے تو جھولیاں بھر بھر کر دیتا ہے۔ میں کیا اور میری ہستی کیا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ اتنا بڑا انعام ہے کہ اس کے احسان اور انعام کا تصور کر کے بھی عقل حیران رہ جاتی ہے سر آستانہ اُلوہیت پر جھک جاتا ہے اور منہ سے بے اختیار نکل جاتا ہے

مَیں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار''

(الفضل 25/مارچ 1966ء)

حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (مہر آپا)

24/جولائی 1944ء کو حضورؓ کے عقد میں آئیں۔

آپ خوش مزاج خاتون تھیں ادب سے لگاؤ تھا۔ گھریلو زندگی کے کئی واقعات تحریر کیے جو 26/مارچ 1966ء کے الفضل میں شائع ہوئے۔

آپ نے اپنی تمام جائداد جماعت کے نام کر دی تھی۔ اس کی آمد سے ہر سال مساجد فنڈ میں رقم ادا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی جائداد میں برکت ڈالے۔

آپ حضورؓ کی بیگمات سے دلجوئی کے بارے میں تحریر فرماتی ہیں:

”ایک دفعہ ایسی صورت پیش آئی کہ گھر کے ملازم بوجہ بیماری رخصت پر تھے گھر کے کاموں کی مسلسل مصروفیت کے ساتھ ساتھ کھانا پکانے کا کام بھی پہلی دفعہ مجھے کرنا پڑا۔ حضورؓ نے کھانے کی خوب تعریف فرمائی بلکہ مزید حوصلہ افزائی اور قدردانی کے طور پر حضرت اماں جان کو بھی کھانا بھجوایا اور یہ صراحت فرمائی کہ ”یہ بشریٰ نے تیار کیا ہے...

ہم لوگ اس محنت اور کوفت کو بھول جاتے تھے جس میں ہم دن رات لگے رہتے یہی دل چاہتا کہ آپ ہم سے کام لیتے جائیں اور ہم بے تھکان کام کیے جائیں کام لینا بھی آپ پر ختم تھا۔ کام کے دوران ... لطیفے اور قہقہے بھی ہوتے آپ کی مجلس و قربت باوجود شدید مصروفیت کے زعفران زار ہوتی۔“

(سوانح فضل عمر جلد 5 صفحہ 374)

حضرت مصلح موعودؓ نے نہ صرف علمی اور اعتقادی لحاظ سے طبقہ اناث پر احسانات کیے بلکہ اپنے عملی نمونہ سے بھی اپنے گھر کو جنت نظیر بنا کر ایک مشعل راہ قائم فرمائی۔

آپ کے گھر کے ماحول کا ایک بہت ہی خوبصورت اور دلکش نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

”جب سے مَیں نے ہوش سنبھالا اپنی والدہ کی وفات تک ایک مرتبہ بھی ایسا واقعہ نہ دیکھا نہ سنا کہ ہماری بڑی والدہ حضرت اُم ناصرؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں شکایت پیش کی ہو کہ مریم نے فلاں دینی معاملہ میں میرے ساتھ تعاون نہیں کیا یا اس کے برعکس کبھی میری والدہ نے کوئی شکوہ اس نوعیت کا حضور کی خدمت میں پیش کیا ہو کہ لجنہ اماء اللہ کے معاملات میں حضرت سیدہ اُم ناصرؓ نے میرے ساتھ یہ غیر منصفانہ سلوک کیا ہے۔

سالہا سال تک لجنہ اماء اللہ کی مجلسِ عاملہ کے اجلاس ہمارے گھر منعقد ہوتے رہے۔ کبھی ایک مرتبہ بھی میں نے کوئی تکرار نہیں سنی کوئی خلافِ ادب بات نہیں دیکھی گویا رشتوں کی طبعی رقابت کو اس مقدس دائرے میں قدم رکھنے کی اجازت نہ تھی جیسے کسی مقدس عامل نے اپنی جادو کی چھڑی سے ان اجلاسات کے ماحول میں ایک دائرہ سا کھینچ دیا ہو کہ یہ رقابت اس دائرہ کے اندر قدم رکھنے کی قدرت نہ پائے۔

یہ مزاج شناس بیویاں اپنے خاوند کے مزاج پر نظر رکھتی تھیں اور ان کے دل اس کے دل کی دھڑکنوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر دھڑکتے تھے۔“ (سوانح فضلِ عمر جلد 2 صفحہ 362)

حضورؓ کی ایک صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ رقم کرتی ہیں:

”حضور کی چار بیویاں ہیں اور ازدواجی زندگی میں تعدّدِ ازواج ایک بڑا نازک مرحلہ ہوتا ہے مگر حضور کے گھر کی جو کیفیت ہے اسے خدا تعالیٰ کا فضل اور حضور کی قوت قدسی کا اعجاز ہی کہنا چاہیے کیونکہ اتنے بڑے گھرانے میں جو محبت پیار کا نمونہ نظر آتا ہے دنیا اس کی نظیر لانے سے قاصر ہے۔ آپ اپنی بیویوں کے بارے میں کامل عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں۔ افراد کی نسبت سے خرچ دیتے ہیں، کبھی کسی کو شکوہ شکایت کا موقع نہیں ملتا، نہایت محبت اور شفقت سے پیش آتے ہیں، سب بیویاں دل کی گہرائیوں سے حضور کی مدّاح ہیں، سفروں میں باری باری ساتھ لے جاتے ہیں، گھر میں باریاں مقرر ہیں اور ہر ایک کے حقوق کا پورا خیال رکھتے ہیں۔“(الفضل خلافت جوبلی نمبر 28/دسمبر 1939ء صفحہ 9)

میاں بیوی اور متعلقین کو نصائح

جس طرح حضورؓ نے اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنایا، جس طرح آپ نے اپنی ازواج کا خیال رکھا اور ان کے حقوق کا پوری طرح خیال رکھا۔ اسی طرح آپ چاہتے تھے کہ مسیح موعودؑ کی پیاری جماعت بھی انہی راہوں پر گامزن ہو۔ اس حوالے سے آپ نے ایک مرتبہ مردوں کو نصیحت فرمائی:

”مرد شادی کے بعد عورت کو ایک حقیر جانور خیال کرتا ہے جو اُس کے پاس آنے کے بعد اپنے تمام تعلقات کو بھول جائے اور وہ یہ اُمید کرتا ہے کہ وہ بالکل میرے ہی اندر جذب ہو جائے اور میرے رشتہ داروں میں مل جائے۔ اگر وہ اپنے رشتہ داروں کی خدمت یا ملاقات کرنا چاہے تو یہ بات مرد پر گراں گزرتی ہے اور بعض اوقات تو وہ دیدہ دلیری سے ایسی بات یا حرکت کا مرتکب ہوتا ہے جو اُس عورت کے خاندان کے لیے ذلت کا باعث ہوتی ہے۔ وہ نہیں سوچتا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے اندر بھی ویسا ہی دل رکھا ہے جیسا کہ اُس کے اپنے اندر۔ ان باتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور وہ بے چاری اپنے جذبات کو دبا دبا کر رکھتی ہے اور اِس کے نتیجے میں سِل اور دِق کا شکار ہو جاتی ہے اور میرے خیال میں آج کل ہسٹیریا وغیرہ کی بیماریاں ہیں اُن کا یہی سبب ہے۔ پس مرد سمجھتا ہے کہ عورت میں حِس ہی نہیں حالانکہ اُس کے پہلو میں بھی ویسا ہی دِل ہے جیسا کہ اُس کے اپنے پہلو میں اگر وہ سمجھتا ہے کہ اُس کی بیوی کے اندر ایک محبت کرنے والا دل ہے تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ ماں جس نے اپنی بیٹی کو ایسی حالت میں پالا تھا جبکہ اگر وہ مرد اُس کو دیکھتا تو ہرگز دیکھنا بھی پسند نہ کرتا، اسے وہ چھوڑ دے؟ یہی حال آج کل

کی ساسوں کا ہے وہ بھول جاتی ہیں اپنے زمانہ کو، وہ بھول جاتی ہیں اُس سلوک کو جو ان کے خاوندوں نے یا اُن کی ساسوں نے اُن کے ساتھ کیا تھا۔ اسی طرح عورتیں اپنی بہوؤں کے جذبات اور طبعی تقاضوں کا خیال نہیں کرتیں اور بات بات پر لڑائی شروع کر دیتی ہیں حالانکہ یہ طریق غلط ہے۔ دنیا میں ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مرد عورت کے جذبات کے متعلق اتنی بدخیالی کرتا ہے گویا عورت میں دل ہی نہیں یا عورت کے جذبات ہی نہیں۔ لیکن عورتوں میں یہ بات بہت ہی کم دیکھی گئی ہے۔ بعض عورتیں ہوتی ہیں جو زبردست ہوتی ہیں جو چاہتی ہیں کہ مرد سب کچھ بھول جائیں اور صرف اُنہی میں محو ہو جائیں مگر بہت کم۔"

(تربیت اولاد کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو، انوار العلوم جلد 15 صفحہ 216)

ساری جماعت کے لیے ایک جامع دعا

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت اُم طاہر کی وفات پر جو مضمون الفضل میں شائع کیا اس کا اختتام آپ نے ایک نہایت دل سوز اور مؤثر انداز میں ایک دعا کے ساتھ کیا جس میں اپنی وفات شدہ بیگمات کے ساتھ ساتھ تمام احباب جماعت کے لیے بھی اپنے مولا کے حضور فریاد کی۔ آپؓ کے ہی بابرکت الفاظ پر اس مضمون کو ختم کرتی ہوں۔

حضور مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اے میرے رب! تو کتنا پیارا ہے۔ نہ معلوم میری موت کب آنے والی ہے اس لیے میں آج ہی اپنی ساری اولاد اور اپنے سارے عزیز و اقارب اور ساری احمدیہ جماعت تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اے میرے رب! تُو ان کا ہو جا اور یہ تیرے ہو جائیں۔ میری آنکھیں اور میری روح ان کی تکلیف نہ دیکھیں، یہ بڑھیں اور پھلیں اور پھولیں اور تیری بادشاہت کو دنیا میں قائم کر دیں اور نیک نسلیں چھوڑ کر جو ان سے کم دین کی خادم نہ ہوں تیرے پاس واپس آئیں۔ خدایا! صدیوں تک تُو مجھے ان کا دکھ نہ دکھائیو اور میری روح کو ان کے لیے غمگین نہ کیجیو اور اے میرے رب! میری امۃ الحئی اور میری سارہ اور میری مریم پر بھی اپنے فضل کر اور ان کا حافظ و ناصر ہو جا اور ان کی ارواح کو اگلے جہان کی ہر وحشت سے محفوظ رکھ۔ اللّٰھُمَّ آمین

اے مریم کی روح! اگر خدا تعالیٰ تم تک میری آواز پہنچا دے تو لو یہ میرا آخری درد بھرا پیغام بھی سُن لو اور جاؤ خدا تعالیٰ کی رحمتوں میں جہاں غم کا کوئی نام نہیں جانتا، جہاں درد کا لفظ کسی زبان پر نہیں آتا جہاں ہم ساکنانِ ارض کی یاد کسی کو نہیں ستاتی۔ وَالسَّلَامُ۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا وَدَعْوَاكُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ...

اس دنیا کی سب محبتیں عارضی ہیں اور صدمے بھی۔ اصل محبت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اُس میں ہو کر ہم اپنے مادی عزیزوں سے مل سکتے ہیں۔ اور اُس سے جدا ہو کر ہم سب کچھ کھو بیٹھے ہیں۔ ہماری ناقص عقلیں جن امور کو اپنے لیے تکلیف کا موجب سمجھتی ہیں بسا اوقات اُن میں اللہ تعالیٰ کا کوئی احسان پوشیدہ ہوتا ہے۔ پس مَیں تو یہی کہتا ہوں میرا دل جھوٹا ہے اور میرا خدا سچا ہے۔ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلیٰ کُلِّ حَالٍ۔ خدا تعالیٰ کے فضل کا طالب۔

مرزا محمود احمد

الفضل 12 / جولائی 1944ء"

صِدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(درِّ ثمین)

قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ولنگبورو، یو ایس اے نے 7 جنوری 2022 کو ہونے والے اجلاس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کی:

8 دسمبر 2021 بروز بدھ، احمدیہ مسلم کمیونٹی، ولنگبورو، یو ایس اے جماعت کے اراکین نے انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ سابق امیر محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کی اہلیہ محترمہ قانتہ ظفر صاحبہ کے انتقال کی خبر سنی جو 80 سال کی عمر میں سڑک کے ایک المناک حادثے میں وفات پا گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

قانتہ ظفر صاحبہ 29 نومبر 1941 کو گجرات، انڈیا (اب پاکستان) میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد، چودھری اعظم علی صاحب، ایک سینئر جج تھے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے احمدیت قبول کی تھی۔ قانتہ صاحبہ قریباً چار سال کی تھیں جب ان کی والدہ سکینہ بیگم صاحبہ کا انتقال ہوگیا تھا۔ قانتہ ظفر صاحبہ نے پنجاب یونیورسٹی سے سوشل ورک میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی شادی 55 سال قبل 10 دسمبر 1966 کو ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب سے ہوئی۔

قانتہ ظفر صاحبہ ولنگبورو میں جماعت قائم کرنے والے بانی ارکان میں سے ایک تھیں۔ جماعت کے لیے ان کی خدمات بے شمار اور مثالی تھیں۔ انہوں نے اپنی زندگی جماعت کی خدمت کے لیے وقف کی ہوئی تھی - کئی سالوں تک لجنہ اماء اللہ ولنگبورو کی صدر سمیت مختلف عہدوں پر کام کیا۔ انہوں نے الناصر مسجد، ولنگبورو کی تعمیر کے لیے خاصی رقم جمع کرنے میں سرگرمی سے کام کیا۔ وہ جماعت اور احباب جماعت کی فلاح و بہبود کے لیے انتھک محنت سے کام کرتی تھیں۔

آپ موصیہ تھیں اور آپ کو قرآن پاک کے سیکھنے اور سکھانے کا بہت شوق تھا۔ جماعت کے تمام پروگراموں میں بڑی دلچسپی کے ساتھ شرکت کرتی تھیں اور زیر بحث موضوع پر عالمانہ گفتگو کرتیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں، "وہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ وہ خلافت کی وفادار تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ محبت رکھتی تھیں۔ (خطبہ جمعہ 17 دسمبر 2021)۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے لواحقین کو یہ صدمہ ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس قرارداد کی کاپیاں محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب، سابق امیر جماعت یو ایس اے، ان کی صاحبزادیوں ڈاکٹر صبوحہ ظفر صاحبہ اور ڈاکٹر حنا ظفر صاحبہ اور ایڈیٹر احمدیہ گزٹ، USA کو اشاعت کے لئے بھیجی جائیں گی۔

ڈاکٹر صفی اللہ چودھری، صدر جماعت۔
اور مجلس عاملہ، ولنگبورو

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے افراد کی سالِ نَو کی تقریبات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کو ہر موقع پر خلافت احمدیہ کی طرف سے راہنمائی ملتی ہے اور جوں ہی وہ راہنمائی ملے احباب جماعت عالمگیر تمام دنیا میں ان ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

اب نیا سال شروع ہوا ہے 31 دسمبر 2021ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام دنیا کے احمدیوں کو یہ پیغام دیا کہ وہ نئے سال میں دعاؤں کے ساتھ داخل ہوں۔ نیز اس دن کا آغاز نماز تہجد سے کریں اور پھر اس تہجد کو مستقلاً اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں دنیا میں ہر جگہ جہاں جہاں ممکن تھا اپنی مساجد میں اپنے نماز سینٹرز میں اور اپنے اپنے گھروں میں سب نے نئے سال کا آغاز نماز تہجد سے کیا۔ الحمد للہ

ڈیٹرائٹ: میں نماز تہجد کا اہتمام مسجد محمود میں کیا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں خواتین، بچے اور مرد بہت ذوق اور شوق سے شامل ہوئے اگرچہ شدید سردی تھی اور برفباری بھی تھی پھر بھی 90 سے زائد احباب مرد و زن شامل ہوئے۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد تمام موجود احباب نے 15 منٹ تک تلاوت قرآن کریم کی اور پھر نماز فجر باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے درس دیا۔

درس میں خاکسار نے چند آیات قرآنی (دعاؤں) کی تلاوت کی جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں پڑھی تھیں اور جن کے پڑھنے کی تلقین فرمائی تھی۔ ان دعاؤں کے علاوہ بھی چند اور دعائیں اور ان کا ترجمہ پڑھا۔

اس کے بعد خاکسار نے سب کو حضور کی طرف سے نئے سال کی مبارک باد دی اور خلافت کی برکات، اہمیت پر روشنی ڈالی اور نئے سال میں اس عزم کے ساتھ داخل ہونے کی تحریک کی کہ وہ اپنے تعلق باللہ کو بڑھائیں۔ اپنے اوقات کو ذکر الٰہی میں گزاریں۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کریں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات باقاعدگی کے ساتھ سنیں۔ نیز حضور کو باقاعدگی سے دعا کے لئے خط لکھا کریں اور MTA دیکھیں۔ نیز اپنے علم کو بڑھائیں اور جہاں جہاں مخالفین احمدیت بدظنی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں ان کے جواب دیں۔ جس کے لئے انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہئے اور خصوصاً نوجوانوں کو انگریزی زبان میں جو کتب ہیں ان کا مطالعہ کر کے اپنے علم کو بڑھانا چاہئے۔

اس سے قبل جمعہ کی رات کو خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نے بھی مسجد میں رات گزاری۔ ان کے پروگرام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ شامل تھی کہ وہ رات ٹھیک بارہ بجے نوافل کی ادائیگی کریں گے، جو انہوں نے کی اور اس کے ساتھ ساتھ پھر نماز تہجد میں بھی شامل ہوئے۔ جمعہ کی رات نماز عشاء کے بعد خاکسار کے ساتھ خدام واطفال کی سوال وجواب کی مجلس ہوئی۔ یہ مجلس بھی پون گھنٹہ سے زائد رہی۔

صبح ہفتہ کے دن نماز تہجد، تلاوت قرآن کریم، نماز فجر اور درس کے بعد خاکسار نے اسلام واحمدیت کے غلبہ اور عالم اسلام نیز تمام احمدیوں کے لئے خصوصاً دعا کرائی۔

اس کے بعد سب کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ ناشتہ میں صدر جماعت مقبول احمد صاحب کی سرکردگی میں مکرم نسیم احمد خان صاحب اور ان کی ٹیم مبشر مرزا صاحب، محمود قریشی صاحب، بشارت وسیم صاحب اور دیگر احباب نے نہاری بنائی تھی جو نانوں کے ساتھ پیش کی گئی اور میٹھے کے طور پر بقلاوا پیش کیا گیا۔ الحمد للہ۔

کولمبس: مکرم صدر جماعت رفیع احمد ملک صاحب نے رپورٹ دی کہ اوہائیو سٹیٹ میں کرونا کے کیسز بڑھ رہے ہیں جس کی وجہ سے انہوں نے مسجد میں ایک محدود تعداد میں خصوصاً جنہوں نے ابھی ویکسین نہیں لگوائی کو آنے کی اجازت نہیں دی اور ایسے لوگوں نے خصوصاً گھروں میں نماز باجماعت کر کے اپنے نئے سال کا آغاز کیا۔

مسجد میں نماز تہجد اور نماز فجر کی حاضری 36 تھی۔

وہاں پر بھی نماز تہجد کے بعد موجود احباب نے تلاوت قرآن کریم کی اور پھر نماز فجر کی باجماعت ادائیگی ہوئی۔ نماز فجر کے بعد درس بھی دیا گیا۔

ڈیٹن: بھی اوہائیو سٹیٹ میں ہے اس لئے یہاں پر بھی محدود تعداد میں لوگ فضل عمر مسجد میں نماز تہجد کے لئے تشریف لائے۔ مکرم جنرل سیکرٹری زکی احمد صاحب کی رپورٹ کے مطابق 15 مرد اور 8 خواتین شامل ہوئے۔ الحمد للہ۔

فضل عمر مسجد جو ڈیٹن کی مسجد ہے امریکہ کی اولین مساجد میں سے ہے جو مکرم میجر عبد الحمید صاحب کے دور میں بنی تھی۔ نماز تہجد، نماز فجر اور درس بھی ہوا۔ الحمد للہ۔

یہ رپورٹ صرف خاکسار کے ریجن کی جماعتوں کی ہے ورنہ امریکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ہر مسجد میں نماز تہجد کا اہتمام ہوا اور احباب دعائیں کرتے ہوئے نئے سال میں داخل ہوئے، الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ قادیان

نئے سال کے آغاز سے قبل ایک اور ضروری بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں جلسہ سالانہ اپنی تاریخوں میں ہوا اور حضرت امیر المومنین نے بروز اتوار 26 دسمبر 2021ء جلسہ کے آخری سیشن میں خطاب فرمایا۔ ہم نے ڈیٹرائٹ میں جمعہ کے دن اور پھر ہفتہ کے دن بھی اس کا اعلان کیا کہ احباب مسجد محمود میں آکر جلسہ کی کارروائی سنیں۔ چنانچہ اس کا پروگرام یہ بنایا گیا کہ مسجد میں پہلے تہجد ہو گی اور پھر اس کے بعد خطاب سنیں گے۔

الحمد للہ اس موقع پر بھی بڑے، چھوٹے بچے اور خواتین بڑے ذوق اور جذبے سے شامل ہوئے۔ نماز تہجد کے بعد 5:30 بجے حضور کے خطاب کے لئے سب ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھ گئے اور سب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سنا اور حضور کے ساتھ دعا میں شامل ہوئے۔

اس کے بعد نماز فجر باجماعت ادا کی گئی اور پھر سب شاملین کو ناشتہ بھی پیش کیا گیا، الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دے، آمین۔

مسجد محمود ڈیٹرائٹ میں ایک خصوصی تربیتی کلاس کا اہتمام

(رپورٹ نمائندہ خصوصی، مجلّہ النور)

مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے مسجد محمود ڈیٹرائٹ میں موسم سرما کی تعطیلات میں 21 تا 31 دسمبر 2021 بچوں کی ایک تربیتی کلاس لگائی اس کا مقصد زندگی وقف کرکے جامعہ میں جانے کا ارادہ رکھنے والے دو خدام کی تعلیم و تربیت تھا۔ تاہم آپ نے سب کو شریک ہونے کی دعوت دی اس کلاس میں 8 طلباء شریک ہوئے جن میں 3 خدام، 2 اطفال اور تین لجنہ ممبرات تھیں ۔ اس کلاس کا دورانیہ صبح 10 بجے سے دوپہر ایک بجے تک ہوتا ڈیڑھ بجے نماز ظہر وعصر باجماعت کے بعد بچوں کی چھٹی ہوتی اس کلاس میں سورہ الفاتحہ اور سورہ البقرہ کی پہلی 8 آیات کا لفظی ترجمہ اردو میں سکھایا گیا اور بنیادی اسلامی عقائد اور آداب بھی سکھائے گئے تقریر کی مشق کرائی گئی اور قرآن پاک سن کر تلفظ درست کیا گیا۔ مربی صاحب نے بچوں کو بتایا کہ یہ سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے وہ خوش نصیب ہوگا جسے زندگی وقف کرکے اس سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملے اپنے کاموں میں ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ جو کام بھی کیا جائے وہ خدا کی رضا کی خاطر ہو اس وقف کے میدان میں بعض اوقات تکلیفیں بھی آتی ہیں ان پر صبر کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور ہی جھکنا ہے اسی کے در پہ پڑے رہنے سے ہی کامیابی ملتی چلی جائے گی، ان شاءاللہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچوں نے کلاس میں غیر معمولی دلچسپی لی شامل ہونے والے بچوں کے تأثرات پیش ہیں جن سے کلاس کی افادیت کا اندازہ ہوتا ہے:

عائشہ صباحت صاحبہ ڈیٹرائٹ 'سال کے ناقابل فراموش دن' کے عنوان سے لکھتی ہیں:

زندگی محدود ہے اور بہت سی چیزیں ہیں جنہیں ہم محدود وقت میں درست کر سکتے ہیں۔ موسم سرما کی چھٹیاں سال 2021ء کا سب سے پر لطف ہفتہ تھا۔ ہر کسی نے کہیں جانے کا ارادہ کیا، لیکن ہم مسجد محمود، ڈیٹرائٹ میں کلاس میں شامل ہوئے ہم ہر روز، صبح 10:00 بجے مسجد محمود ہوتے اور نئی باتیں سیکھتے ۔ اس کلاس کے استاد اور منتظم ہمارے مقامی مربی مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب تھے۔ کلاس کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

کلاس کے پہلے حصے میں ہم قرآن پاک کا لفظی ترجمہ اردو میں سیکھتے عربی گرامر کے ابتدائی اصول بھی سیکھے بعض الفاظ ہم روز پڑھتے ہیں مگر نہیں جانتے تھے کہ ان کا مطلب کیا ہے، جیسے سورہ فاتحہ اور سورہ البقرہ، پہلی 8 آیات۔ اس کے علاوہ ہم نے اپنے مذہب کے عقائد کے بارے میں سیکھا ہمیں علم ہؤا کہ اسلام میں مختلف فرقوں کے عقائد کیا ہیں اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں درست عقائد بتائے ہیں روزمرہ زندگی میں کام آنے والے آداب بھی بتائے۔ گفتگو کے آداب زندگی میں بہت کام آئیں گے ۔ مربی صاحب نے ہم سب کو بھی بات کرنے کا موقع دیا جس میں ہم نے اسلام کے پانچ ستونوں کے بارے میں تقاریر کیں۔ یہ تجربہ میری زندگی میں ہمیشہ یاد رہے گا۔ ہمیں جہاں نیک لوگوں کی صحبت نصیب ہوئی وہیں مسجد میں خدا کی رحمت بھی ملی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جوابات حاصل کیے۔ یہ کلاس ہر کسی کے لیے بہت زیادہ آداب اور احترام سکھانے والی تھی جمعرات 30 دسمبر 2021ء کو ہم نے اپنے مربی صاحب کے ساتھ لنچ کیا۔ خدا سب کو خوش رکھے اور ہر ایک پر اپنا رحم فرمائے، جزاک اللہ۔

طوبیٰ بشارت صاحبہ (ڈیٹرائٹ) 'نیک لوگوں کی صحبت' کے عنوان سے لکھتی ہیں:

ایک حدیث ہے کہ

"آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک یہ دیکھ لے کہ وہ کس سے میل جول رکھ رہا ہے" (ابوداؤد)

صالحین کی صحبت بہت بڑی نعمت ہے۔ ہمیں آخر دسمبر میں ایک کلاس میں شمولیت کا موقع ملا جس کا اہتمام ہمارے مقامی مربی مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب نے کیا تھا۔ اردو میں قرآن پاک کے الفاظ کا ترجمہ سیکھنے کا یہ پہلا موقع تھا۔ ہم نے اپنے عقائد اسلامی آداب بھی سیکھے۔ یہ ایک انتہائی معلوماتی اور دلچسپ کلاس تھی۔ کلاس کے دوران ہر ایک کو مختلف موضوعات پر تقریر کرنے کا موقع ملا۔ جمعرات 30

دسمبر 2021 کو تمام طلبا مربی صاحب کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے۔

مجھے امید ہے کہ مجھے دوبارہ اس قسم کی کلاس میں شرکت کا موقع ملے گا۔ اللہ تعالیٰ مربی صاحب کو اجر عطا فرمائے اور ان پر اور سب پر رحم فرمائے، آمین۔

رشدہ بخاری صاحبہ (ڈیٹرائٹ) 'موسم سرما کی بہترین تعطیلات' کے عنوان سے لکھتی ہیں:

میں نے مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب، مربی سلسلہ کی کلاس میں شرکت کی۔ اس کلاس کے طلباء وہ بچے تھے جو مستقبل میں جامعہ جانے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن کلاس میں کوئی بھی بچہ آ سکتا تھا۔ یہ کلاس معلومات اور تفریح سے بھرپور ایک شاندار تجربہ تھا۔ قرآن پاک کی خوبصورت زبان عربی کے بارے میں سمجھنے میں مدد ملی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے تعارف ہؤا اور روز مرہ کام آنے والے آداب بھی سیکھے۔ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات کے بارے میں احمدیوں کے نقطہ نظر سے متعلق بھی بات کی جس سے میرے علم میں اضافہ ہؤا۔ میں سکول میں اپنے ساتھیوں سے بات کر سکوں گی۔ مربی صاحب نے ہمیں اپنے بزرگوں کا احترام کرنا، اپنے غصے کو قابو میں رکھنا اور غیبت سے پرہیز کرنا بھی سکھایا اس سے مجھے احساس ہوا کہ ہمارے مذہب نے ہمیں کتنی بری باتوں اور فحاشی سے بچایا ہؤا ہے۔ اس ہفتے جو کچھ سیکھا ہے اسے زندگی بھر اپنے دل میں رکھوں گی۔ میں بہت مشکور ہوں کہ ہمارے مربی صاحب نے یہ کلاس شروع کی تھی۔

عطاء السلام قریشی صاحب (طفل) ڈیٹرائٹ سے 'میری بہترین کلاس' کے عنوان سے لکھتے ہیں:

ہمارے محترم مربی شمشاد احمد ناصر صاحب نے سردیوں کی چھٹیوں میں مسجد محمود میں دینی علوم سکھانے کے لئے ایک کلاس لگائی ہر روز ہم نے سورہ الفاتحہ اور سورہ البقرہ کے پہلے رکوع کا اردو میں لفظی ترجمہ سیکھا یہ ہمارے لئے بالکل نئی بات تھی پھر ہمیں مربی صاحب نے سکھایا کہ حضرت عیسیٰؑ کا آسمان پر زندہ جانے کا خیال قرآن پاک سے ثابت نہیں ہوتا اور یہ بھی درست نہیں کہ وہ آسمان سے آکر مسلمانوں کی اصلاح کریں گے بلکہ آخری زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو آنا تھا جو تشریف لے آئے اور ہم نے ان کو مانا اس لئے ہم احمدی مسلمان کہلاتے ہیں۔ مربی صاحب نے ہمیں بہت سے آداب سکھائے جو ہمیں بہتر انسان بننے میں مدد کریں گے۔ تقریروں کا تجربہ بھی دلچسپ تھا۔ آخری دن ریستوران میں کھانا تو بہت ہی اچھا تھا وہاں ہم نے بہت سی باتیں کیں کلاس میں بہت مزا آیا ہم مربی صاحب کے شکر گزار ہیں دل کرتا ہے پھر ایسی کلاس لگے اور ہم اچھی تبلیغ کے لئے تیار ہو جائیں۔

نورالدین طارق صاحب (طفل) Brampton Mount Pleasant, Canada لکھتے ہیں:

کینیڈا میں کووڈ کی وجہ سے مسجد میں بہت کم جانا ہوتا تھا سردی کی چھٹیوں میں امریکہ آیا تو اپنے کزنز کے ساتھ مسجد محمود میں مکرم مربی صاحب کی جامعہ کی تیاری کی کلاس میں شمولیت اختیار کی، شروع میں لگا کہ وقت بہت زیادہ ہے مگر پھر اچھا لگنے لگا بہت نئی باتیں سیکھیں جو بہتر زندگی گزارنے میں کام آئیں گی۔ مربی صاحب نے ہمیں روزانہ چند اچھے کام کرنے کا کہا اب ہمیں ان کی عادت پڑ گئی ہے، وقت کا بہتر استعمال ہونے لگا ہے۔ آپ نے جو بھی نئے تجربات کرنے کا موقع دیا وہ اس وقت مشکل محسوس ہوئے لیکن اب جب میں نے انہیں مکمل کر لیا ہے تو میری نماز بہتر ہو گئی ہے اگر ممکن ہؤا تو میں دوبارہ کلاس لینا پسند کروں گا تا کہ اپنی اصلاح کر کے جماعت کے لئے بہتر وجود بنوں۔

سرمد احمد قریشی صاحب، ڈیٹرائٹ، لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں مسجد محمود کے قریب رہتا ہوں۔ کووڈ کی وجہ سے گھروں سے نکلنا نہیں ہوتا تھا لیکن میں وقار عمل کے لئے مسجد جاتا تھا جہاں مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب، مربی سلسلہ سے ملاقات ہو جاتی تھی میں ان کے علم سے اتنا متأثر ہؤا کہ میں نے بھی مربی بننے کا ارادہ کر لیا۔ میرے دوست فراست نے بھی جامعہ میں داخلہ لینے کا فیصلہ کیا مربی صاحب سے بات کی تو خوش ہوئے اور ہمیں اسلام کی بنیادی تعلیم دینے کے لئے خصوصی کلاس کا پروگرام بنایا۔ اس کلاس میں میرے ساتھ میرے دو بھائی اور ایک ہمارا مہمان کزن نورالدین بھی شامل ہو گیا ہم نے اس کلاس میں بہت کچھ سیکھا خواہش ہے کہ آئندہ بھی ایسی کلاسیں ہوں۔ مسجد میں جم (Gym) بھی ہے جس میں ہم نے بہت کھیلا۔

فراست احمد صاحب (ڈیٹرائٹ) 'کلاس میں میرا تجربہ' کے عنوان سے لکھتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں بہترین وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ (بخاری)

مکرم شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ نے اس حدیث پر عمل کیا اور مسجد محمود ڈیٹرائٹ میں خصوصی کلاس لگائی۔ اس کلاس کا یہ فائدہ بھی ہوُا کہ روزانہ مسجد میں ظہر اور عصر کی نماز میں شامل ہونے کا موقع ملا۔

مربی صاحب نے مسیح کی آمد ثانی اور وفات مسیح پر دلائل دیئے جو تبلیغ میں بہت کام آئیں گے مجھے آداب والا حصہ بھی بہت پسند آیا جیسے "گفتگو کے آداب، کھانے کے آداب، مسجد کے آداب" وغیرہ ہم مربی صاحب کے ساتھ عمومی سوال جواب کا سیشن بھی کرتے آپ نے ڈائری لکھنے اور نوٹس لینے کی اہمیت بھی بتائی مربی صاحب نے ہمیں ایک گھوڑے کی مثال سے سمجھایا کہ اگر اسے سدھائیں گے نہیں تو سواری کیسے کریں گے ۔ آپ گر جائیں گے، اس لیے ہمیں نظم و ضبط رکھنا چاہیے۔ آپ نے اپنے جامعہ کے استاد کی ایک بات بتائی کہ " آپ یا تو کام کرتے کرتے مر جاؤ اور یا کر کے واپس آؤ۔ . . " عربی الفاظ کی بناوٹ اور ترجمہ کے اصول بھی بتائے۔ ہم سورہ فاتحہ کا ترجمہ پڑھتے ہیں اور لفظ "رب" پڑھتے ہیں تو اس سے کئی لفظ بنتے ہیں "مربی" اسی لفظ سے بنا ہے جس کا مطلب ہے "پالنے والا، ترقی دینے والا، تربیت دینے والا۔ عربی گرامر کے بنیادی اصول بتائے ۔ کلاس کے آغاز میں مربی صاحب نے وقفِ زندگی اور وقفِ نو کے بارے میں بتایا کہ ہر واقفِ زندگی سب کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے جو اللہ کی رضا کے لیے کام کرتا ہے وہ بابرکت ہوتا ہے، ارکان اسلام اور ارکان ایمان بھی سکھائے۔ احمدیت کے بارے میں اعتقادات پر بھی بحث رہی۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے قریباً 25 سے 30 نام اور قرآن کریم کی 2 آیات وفاتِ مسیح کے بارے میں اور ان کی تفسیر بھی سیکھی۔

ان تمام دنوں میں میں نے روزانہ ڈائری اور خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نوٹس لئے۔ تہجد کی نماز پڑھنے کی کوشش کی۔ آخری دن مربی صاحب تمام طلباء کو ایک ریستوران لے گئے اور لنچ کیا۔ اللہ کے فضل سے سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔ جزاک اللہ مربی صاحب۔

سعود احمد قریشی صاحب ڈیٹرائٹ سے 'سرمائی خزانہ' کے عنوان سے لکھتے ہیں:

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ جب مسیح آئیں گے تو بہت سا خزانہ لٹائیں گے لیکن کوئی اس کی خواہش نہیں کرے گا۔ کلاس کی حاضری دیکھ کر مجھے لگا کہ اللہ کرے اس خزانے کو لینے والے افراد میں بہت اضافہ ہو اس وقت آٹھ بچوں نے کلاس میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عطا فرمائے۔ ہم نے اس کلاس میں بہت کچھ سیکھا پہلا گھنٹہ سب سے دلچسپ تھا اس میں ہم نے قرآن پاک کی سورہ فاتحہ اور سورہ البقرہ کے پہلے رکوع کا اردو ترجمہ لفظ لفظ سیکھا۔

دوسرے ہم نے بعض اختلافی مسائل پر قرآنی آیت اور حدیث کے بارے میں سیکھا مختلف مذہبی موضوعات پر مربی صاحب نے ہم سے تقریریں بھی کروائیں جیسے اسلام کے 5 ستون۔ ہماری کلاس کا تیسرا پیریڈ اخلاق اور آداب کے بارے میں تھا۔ اس کلاس میں ہم نے مسجد کے آداب، کھانے کے آداب دوسرے لوگوں سے گفتگو کے طریقے کے بارے میں سیکھا ۔ کلاس کے اختتام پر ہم نے ایک مقامی ریستوران میں مل کر کھانا کھایا بہت اچھا وقت گزارا۔ یہ دس دن بہترین تھے۔

تربیتی کلاس کے شاملین کی تصویر

انٹرنیشنل کانفرنس ہیومینٹی فرسٹ 2021ء کے اختتامی اجلاس سے
حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا 31 اکتوبر 2021ء کو خطاب

خدمتِ انسانیت، ایک احمدی کا مذہبی فریضہ ہے

اللہ کے فضل سے ہیومینٹی فرسٹ کے کام کے ذریعہ بہت سے احمدیوں کو موقع ملا کہ اپنے ہمسایوں کی ضرورتوں کا خیال رکھیں۔ صرف وہی نہیں جو ان کے قریب رہتے ہیں بلکہ دیگر ممالک یا براعظموں میں بسنے والے لوگ بھی

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایوان مسرور، اسلام آباد ٹلفورڈ سے ہیومینٹی فرسٹ کی انٹرنیشنل کانفرنس 2021ء منعقدہ 30 و 31/اکتوبر 2021ء سے براہِ راست اختتامی خطاب فرمایا۔ یہ بصیرت افروز خطاب ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے توسّط سے پوری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔

گزشتہ سال یہ کانفرنس کووڈ کی وجہ سے منعقد نہیں ہو سکی اور اسی وجہ سے ہیومینٹی فرسٹ کے بہت سے ممبران براہ راست یہاں شامل نہیں ہو سکے لیکن ایسے ممبران آن لائن شرکت کر رہے ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ کے قیام کو اب 26 سال ہو چکے ہیں۔

حضورِ انور نے ہیومینٹی فرسٹ کی 26 سالہ خدمات میں سے چند ایک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہیومینٹی فرسٹ نے بنیادی ضروریات پر مبنی اشیا لوگوں تک پہنچائیں نیز تعلیمی اور طبّی پراجیکٹس کے ذریعہ لوگوں کو سہولیات فراہم کیں۔ پھر قدرتی آفات کے بعد بھی ہیومینٹی فرسٹ disaster response کے ذریعہ لوگوں کی مدد کرتی ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اب بیرونی تنظیمیں بھی ہیومینٹی فرسٹ کے ان کاموں میں تعاون کرنے کے لیے اپنی خدمات پیش کر رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے قول اور فعل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خدمت خلق حضورؐ کی حیاتِ مبارکہ کا ایک بنیادی حصہ تھا۔ مثلاً اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ ضرورت مندوں کی مدد کی جائے۔ پھر یہ کہ ہمسایوں کے حقوق ادا کیے جائیں۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارہ میں اتنی تاکید کی کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ پڑوسی کو وراثت میں حصہ دے دیا جائے گا۔

آپ نے فرمایا: اسلام میں پڑوسی کی تعریف اتنی وسیع ہے کہ معاشرے کے تمام لوگ اس میں سموئے جا سکتے ہیں۔ ہر احمدی مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے کہ وہ معاشرے کے ہر فرد کی تکلیف اور دکھ کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ کے فضل سے ہیومینیٹی فرسٹ کے کام کے ذریعہ بہت سے احمدیوں کو موقع ملا کہ اپنے ہمسایوں کی ضرورتوں کا خیال رکھیں۔ صرف وہی نہیں جو ان کے قریب رہتے ہیں بلکہ دیگر ممالک یا براعظموں میں بسنے والے لوگ بھی۔ آنحضرت ﷺ نے

نصیحت فرمائی کہ جس نے اللہ کی رضا کی خاطر کسی مریض کی عیادت کی اس کے لیے آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تمہارا ہر قدم مبارک ہو اور تمہیں جنت میں اعلیٰ مقام ملے۔ پس جو ہسپتال اور کلینکس کے قیام کی خاطر اپنا مال خرچ کرتے ہیں حقیقت میں وہ جنت میں اپنا گھر بنا رہے ہوتے ہیں۔

چیئرمین صاحب نے ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے گزشتہ 26 سالوں میں کی جانے والی خدمات کا مختصر تذکرہ کیا۔

حضور انور نے ہمیں ہمیشہ بچوں کی تعلیم پر خاص توجہ دینے کی تلقین فرمائی ہے۔ Knowledge For Life کی سکیم کے تحت 69 سے زائد سکول اور 22 ٹریننگ سینٹرز اس وقت جاری و ساری ہیں۔ 236400 بچے اور 67500 سے زائد بڑے ان تعلیمی اداروں سے مستفید ہو چکے ہیں۔ ہم ان شاء اللہ مزید سکول تعمیر کرتے رہیں گے اور موجودہ سکولوں کی سہولیات میں بہتری لانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ نیز ایک ورچوئل یونیورسٹی قائم کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ انشاء اللہ۔

ترقی پذیر ممالک میں صاف پانی تک رسائی ہمیشہ سے ایک بنیادی ضرورت ہے۔ ہمارے Water for Life پروگرام کے تحت 4161 کنویں، پانی کے پمپس اور Solar Assisted Plants قائم ہیں جو 4.5 ملین سے زائد لوگوں کی ضروریات پوری کر رہے ہیں۔ اس حوالہ سے ہم IAAAE کے ساتھ مل کر کام کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔

اسی طرح ہماری Food Security کا پروگرام بھی جاری ہے جس سے 3.2 ملین سے زائد لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اسی طرح قربانی پراجیکٹ بھی ہر سال ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ امسال 56 ملکوں میں قربانی کرنے کا انتظام کیا گیا اور 550 ہزار سے زائد لوگوں میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا گیا۔ گزشتہ 8 سالوں کے دوران اس پراجیکٹ کے تحت 2.6 ملین سے زائد ضرورت مند لوگوں میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا گیا ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ کے Global Health پروگرام کے تحت 9 ہسپتال، کلینکس اور میڈیکل کیمپس کام کر رہے ہیں۔ 568 ہزار مریضوں کا اس سکیم کے تحت اعلاج کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح ناصر ہسپتال گوئٹے مالا گزشتہ تین سالوں سے بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ یہ نہ صرف self sustainable ہے بلکہ غریب عوام کا مفت علاج کر رہا ہے۔ ہم انشاء اللہ آئیوری کوسٹ میں جلد مسرور سنٹر for healthcare کی بھی بنیاد رکھیں گے جس کا خرچ 3.5 ملین US ڈالرز ہوگا۔ کورونا وبا کے دوران 78 ملکوں کے ایک ملین سے زائد لوگوں کی امداد کی گئی۔ اس حوالہ سے 13.5 ملین کھانے تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ 26 سالوں کے دوران قریباً 11.2 ملین لوگوں کی امدادی کارروائی کی گئی۔ (استفادہ از الفضل انٹرنیشنل، مرسلہ: ڈاکٹر محمود احمد ناگی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں ایم ٹی اے کا مؤثر کردار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی سالانہ کانفرنس سے 27 جون 2021ء کو بصیرت افروز اختتامی خطاب

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی تعلیمات کا دنیا میں احیا فرمایا۔ حضورؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کا دور تکمیل دین کا دور تھا اور اِس زمانے میں جس طرح نئی ایجادات ہوئیں ان کے ذریعے اسلام کی تبلیغ کے راستے کھلے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا مشن نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کی تمام دنیا میں اشاعت کرنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ہی اس مشن کے پورا کرنے کے سامان فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی عظیم الشان تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

آپؑ نے دنیا کو متنبہ فرمایا کہ صرف اسلام ہی کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کر سکتا ہے اور صرف اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہی ایک مومن اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کی سکیم تیار فرمائی اور چونکہ وہ اخبارات ورسائل (پرنٹ میڈیا) کا دور تھا، آپؑ نے اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لیے اس ذریعہ کو خوب استعمال فرمایا اور حضورؑ کے مضامین بہت تواتر سے اخبارات میں شائع ہوتے رہے۔ حضورؑ اپنے آخری سانس تک اپنے فرض کو سرانجام دیتے رہے۔ چنانچہ آپؑ کی زندگی میں ہی آپؑ کا پیغام امریکہ، یورپ اور دیگر علاقوں میں اخبارات کے ذریعے پہنچ چکا تھا۔

حضورؑ کے وصال کے بعد خلافتِ احمدیہ کا بابرکت دور شروع ہوا۔ خلافت نے بھی اسلام کی تبلیغ کو دنیا میں پھیلانے کے اس مشن کو جاری رکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دور میں برطانیہ میں مبلغ بھجوایا گیا۔ دورِ خلافتِ ثانیہ میں جماعت کا پیغام بڑی تیزی سے پھیلتا ہوا یورپ، افریقہ اور شمالی امریکہ کے ممالک تک پہنچ گیا۔ لیکن پھر بھی محدود وسائل کی وجہ سے ممکن نہ تھا کہ دورِ خلافتِ ثانیہ کے ابتدائی حصے میں احمدیت کا پیغام دنیا کے ہر علاقے میں پہنچ سکے۔ اس دور میں بھی پرنٹ میڈیا اور لٹریچر کی اشاعت ہی تبلیغ کے ذرائع تھے۔

پھر 1938ء کا تاریخی سال آیا جب لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ خلیفۂ وقت کی آواز لوگوں کی ایک بڑی تعداد تک پہنچنے کا انتظام ہوا۔ لوگ جب خوشیاں منا رہے تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس وقت پیشگوئی فرمائی کہ وہ وقت دور نہیں جب خلیفۂ وقت قادیان میں تقریر کرے گا اور پوری دنیا اس کے الفاظ کو سن سکے گی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ تبلیغ کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ مختلف ممالک میں مبلغین سلسلہ ریڈیو پروگرامز کے ذریعے کسی حد تک احمدیت کے پیغام کو پھیلانے کا کام کرنے لگے۔ مجھے یاد ہے کہ جب مبلغین ریڈیو پروگرامز کی رپورٹس مرکز کو بھجواتے تھے تو انہیں بڑے اہتمام کے ساتھ جماعتی اخبارات مثلاً الفضل میں شائع کیا جاتا۔ اب اللہ کے فضل سے ہم آج کے دور میں اسلام کا پیغام اپنے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے پھیلانے کی توفیق پا رہے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا چینل کھولنے کی توفیق دی تو اس بات کا سامان بھی مہیا فرمادیا کہ سیٹلائیٹ کے ذریعے وہ چینل پوری دنیا میں پہنچ سکے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے پورے ہونے کی نشانی ہے۔ آج دنیا بھر میں ایم ٹی اے کے 19 سٹوڈیوز خلیفۃ المسیح کے زیرِ ہدایت اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں۔ برطانیہ کے علاوہ قادیان، گھانا، جرمنی، امریکہ، ماریشس، یوگنڈا، کینیڈا سمیت کئی ممالک میں یہ سٹوڈیوز قائم ہو چکے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ پابندیوں کی وجہ سے پاکستان میں ایم ٹی اے کے کام کو محدود کرنا پڑا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے دنیا کے متعدد ممالک میں ہمیں نئے سٹوڈیوز کھولنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اللہ کے فضل سے قادیان اور عبدالوہاب سٹوڈیوز گھانا سمیت متعدد سٹوڈیوز سے لائیو پروگرامز نشر کیے جا رہے ہیں۔ جرمنی سے جرمن زبان میں بھی پروگرامز ہو رہے ہیں۔ فرنچ، ترکش، سواحیلی نیز دیگر زبانوں میں بھی پروگرام تیار ہو رہے ہیں اور پوری دنیا میں نشر کیے جا رہے ہیں۔

اگر ہم دنیاوی پیمانوں پر اپنے وسائل کو جانچیں تو کبھی بھی اس چینل کو نہ چلا سکیں لیکن صرف اللہ کا فضل ہے کہ ہم اسے چلانے کی توفیق پا رہے ہیں اور ہر روز اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نازل ہوتا دیکھتے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ جب ایم ٹی اے کا ایک چینل ہوتا تھا لیکن اب اللہ کے فضل سے ایم ٹی اے کے متعدد چینلز اپنی نشریات نشر کر رہے ہیں۔ یہ چینلز سمارٹ ٹی ویز، موبائل فونز اور ڈیسک ٹاپ وغیرہ پر بھی دستیاب ہیں۔ پوری دنیا میں ایم ٹی اے کی سٹریمز دیکھی جا سکتی ہیں۔ بعض ممالک کے مقامی (terrestrial) نیٹ ورکس میں بھی ایم ٹی اے کی نشریات دیکھی جا سکتی ہیں جن میں سرینام اور گیمبیا بھی شامل ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم ٹی اے پروگرامز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ کے فضل سے ایم ٹی اے کے پروگرامز اسلام کی خوبصورت اور حقیقی تعلیمات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بچوں کے لیے بھی پروگرامز بنائے جا رہے ہیں۔ ڈسکشن پروگرامز ہیں جو ناظرین کو مذہب اور حالاتِ حاضرہ سے باخبر رکھتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے پروگرامز غیر احمدیوں کی تربیت کا ذریعہ بھی بن رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ تبلیغ بھی ہو رہی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ گذشتہ اٹھارہ ماہ کے دوران جبکہ دنیا پریشانیوں میں گھری رہی ہے ہم نے ایم ٹی اے کے ذریعہ اللہ کے فضلوں کو نازل ہوتے دیکھا۔ میں اس عرصے میں دورہ جات نہ کر سکا لیکن ورچوئل ملاقاتوں کے ذریعہ جو کہ نئے انداز کی ملاقات ہے میں دنیا کے مختلف مالک کے ممبرانِ جماعت اور عہدیداران سے براہِ راست ملاقات کر لیتا ہوں۔ یہ حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کا پورا ہونا ہی ہے جس کا ذکر میں نے ابھی کیا۔

ایم ٹی اے تبلیغی اور تربیتی نکتہ نظر سے ورچوئل ملاقاتوں پر مشتمل پروگرام نشر کیے جاتے ہیں جن سے لوگوں کا خلافت سے تعلق پختہ ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت بھی ہو رہی ہے۔ لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ وہ ان پروگرامز سے بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کسی نے ان کے ذریعے جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو سمجھا ہے، بعض نے لکھا کہ انہیں ان کے ذہنوں میں عرصے سے موجود سوالات کے جوابات مل گئے مزید یہ کہ مذہبی اور دنیاوی حالات کے بارے میں خلیفۂ وقت کے ارشادات سے آگاہی ہوئی۔

الغرض روحانی اور انتظامی لحاظ سے ایم ٹی اے خلیفۂ وقت کی آواز کو دنیا تک پہنچانے کے لیے مؤثر کردار ادا کر رہا ہے۔ خلافت اور احمدیوں کا تعلق مضبوط کر رہا ہے۔ اس کے ذریعے دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک، مشرق سے مغرب تک، شمال سے جنوب تک حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات اور خلیفۂ وقت کی ہدایات دنیا میں بسنے والے تمام احمدیوں تک پہنچ رہی ہیں اس لیے احمدیوں کو ایم ٹی اے کے کارکنان کا چاہے وہ رضاکار ہوں یا مستقل مشکور ہونا چاہیے۔ اگر وقت، محنت اور مہارت کے استعمال کو دیکھا جائے تو اس میں شک نہیں رہتا کہ یہ کارکنان سالانہ لاکھوں پاؤنڈز ایم ٹی اے کی بچت کر رہے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ امریکہ میں ایک مرتبہ ایک لیفٹیننٹ گورنر سے بات ہو رہی تھی تو ایم ٹی اے کی بات چل نکلی۔ جب ان کو بتایا گیا کہ یہ چوبیس گھنٹے چلنے والا مذہبی عالمگیر چینل ہے جس کے پیچھے کوئی حکومتی فنڈنگ نہیں اور اس پر کوئی اشتہارات نہیں چلتے۔ یہ بات ان کے لیے بہت حیرانی کا باعث بنی۔ لوگ اس بات کو سن کر پریشان تو ہوتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے لیکن اس بات کو نہیں سوچتے کہ ایم ٹی اے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کی صداقت کا ثبوت ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

ایم ٹی اے کے کارکنان دعاؤں کے مستحق ہیں جو بڑے جوش جذبے اور محنت کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انہیں جو بھی کہا جائے وہ اپنے چہروں پر مسکراہٹ لیے وہ کام کرتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ میں بھی آپ کارکنان کا شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات کو پھیلانے میں اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق دے جو کہ قرآنِ کریم اور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عجز و انکسار میں بڑھائے۔ اگر آپ اپنی پوری محنت اور طاقت سے کام کرتے چلے جائیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی آپ کو بہترین اجر سے نوازے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جو جہاں بھی ایم ٹی اے کا کام کر رہے ہیں خلیفۂ وقت کے منشاء کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، جزائے خیر سے نوازے اور آپ کو بہترین انداز میں خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضورِ انور کا یہ بصیرت افروز خطاب دو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِ انور نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد حضورِ انور نے 'السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' فرمایا اور تقریب کا اختتام ہوا۔ (استفادہ از الفضل انٹرنیشنل، مرسلہ: ڈاکٹر محمود احمد ناگی)

------*---*---*---*---*---*

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر ۱.
- ☐ براہین احمدیہ چہار حصص

جلد نمبر ۲.
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂ چشمِ آریہ
- ☐ شحنۂ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر ۳.
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر ۴.
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر ۵.
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر ۶.
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر ۷.
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر ۸.
- ☐ نُورُ الحق دوحصّے
- ☐ اتمام الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر ۹.
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاء الحق
- ☐ نورُ القرآن دوحصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر ۱۰.
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر ۱۱.
- ☐ انجام آتھم

جلد نمبر ۱۲.
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر ۱۳.
- ☐ کتاب البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر ۱۴.
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر ۱۵.
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر ۱۶.
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجَّةُ النُّور

جلد نمبر ۱۷.
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر ۱۸.
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر ۱۹.
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہبُ الرحمان
- ☐ نسیم دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر ۲۰.
- ☐ تذکرۃُ الشہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر ۲۱
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر ۲۲.
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ الاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر ۲۳.
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

جماعت ہائے امریکہ کا کیلنڈر ۲۰۲۲ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
یکم جنوری۔ہفتہ	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
۸۔۹ جنوری، ہفتہ اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو اور منصوبے	لوکل، تنظیمیں	جماعت
۹ جنوری، اتوار، ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)		ویبینار(Webinar)
۱۵۔۱۶ جنوری، ہفتہ۔اتوار	خدام الاحمدیہ ناظمین اطفال ریفریشر کورس	تنظیمیں، نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
۱۷ جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے		تین دن وفاقی تعطیل
۲۳ جنوری، اتوار	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈے	ریجنل	جماعت
۲۹ جنوری، ہفتہ ۶ تا ۸ بجے شام	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
۵۔۶ فروری، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل، تنظیمیں	جماعت
۱۳ فروری، ۵ بجے شام اتوار	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۲۰ فروری، اتوار	یوم مصلح موعود	لوکل	جماعت
۲۱ فروری، پیر	پریذیڈنٹ ڈے(President Day)		تین دن وفاقی تعطیل
۵۔۶ مارچ، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل، تنظیمیں	جماعت
۱۲۔۱۳ مارچ، ہفتہ اتوار	لوکل قرآن کانفرنس	لوکل تقویٰ	ان پرسن/زوم میٹنگ
۱۳ مارچ اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۲۰ مارچ اتوار	یوم مسیح موعود	لوکل	جماعت
۲۵ تا ۲۷ مارچ، جمعہ تا اتوار	لجنہ مینٹرنگ(Mentoring) میٹنگ	تنظیمیں، نیشنل	اٹلانٹا، جارجیا
۲۶ مارچ، ہفتہ	نیشنل طاہر اکیڈمی میٹنگ	نیشنل تربیت	بیت الصمد، بالٹی مور
۲۔۳/اپریل، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل، تنظیمیں	جماعت
۳/اپریل ہفتہ تا یکم مئی اتوار	رمضان		نیشنل جماعت
۱۰/اپریل، اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	جماعت
۲ مئی، پیر	عید الفطر	نیشنل جماعت	
۶۔۸ مئی، جمعہ تا اتوار	ہیومینٹی فرسٹ	ہیومینٹی فرسٹ یو ایس اے	ہیوسٹن، ٹیکساس
۷۔۸ مئی ہفتہ اتوار	لوکل جماعت	لوکل، تنظیموں کی سرگرمیاں	جماعت
۸ مئی اتوار، ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۱۵ مئی اتوار	اپنی تاریخ جانیے، ۷:۳۰ تا ۸:۳۰ رات	اشاعت ڈیپارٹمنٹ	ویبینار(Webinar)
۲۰ تا ۲۲ مئی جمعہ تا اتوار	پندرہواں بوائز ٹرپ، جامعہ کینیڈا	وقفِ نو ڈیپارٹمنٹ	جامعہ کینیڈا
۲۲ مئی اتوار	یوم خلافت	لوکل	جماعت
۲۷ مئی جمعہ	الیکشن نیشنل آفس ہولڈر، یو ایس اے	نمائندہ خلیفۃ المسیح	مسجد بیت الرحمٰن
۲۸۔۲۹ مئی، ہفتہ اتوار	مجلس شوریٰ جماعت امریکہ	نیشنل جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن
۳۰ مئی پیر	میموریل ڈے (Memorial Day)		تین دن وفاقی تعطیل
۴۔۵ جون، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل، تنظیمیں	جماعت
۴ جون ہفتہ	جائزہ وقفِ نو اور یوم والدین	وقف نو ڈیپارٹمنٹ	جماعت

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
۱۲جون، اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	تربیت ڈیپارٹمنٹ	ویبینار(Webinar)
۱۷تا۱۹جون، جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ (ممکنہ تاریخیں)	نیشنل جماعت	ہیرس برگ، پینسلوینیا
۲۵۔۲۶جون، ہفتہ اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	لوکل	جماعت
۲۔۳جولائی، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل، تنظیمیں	جماعت
۲۔۴جولائی، ہفتہ تاپیر	یومِ آزادی		تین دن وفاقی تعطیل
۲تا۷جولائی ہفتہ تاجمعرات	۸واں واقفات نو کیمپ	وقف نو ڈیپارٹمنٹ	زوم میٹنگ
۹جولائی، ہفتہ	عیدالاضحیہ		نیشنل جماعت
۱۰جولائی، اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	تربیت ڈیپارٹمنٹ	ویبینار(Webinar)
۱۵تا۱۷جولائی، جمعہ تااتوار	مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نیشنل اجتماع	تنظیمیں، نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
۱۸تا۲۸جولائی پیر تاجمعرات	حفظ القرآن کیمپ	تقویٰ ڈیپارٹمنٹ	ان پرسن / زوم میٹنگ
۲۳جولائی ۶تا۸بجے شام	ایک دوسرے کا لباس	رشتہ ناتا ڈیپارٹمنٹ	ویبینار(Webinar)
۲۹۔۳۱جولائی، جمعہ تااتوار	پریذیڈنٹ نیشنل ریفریشر کورس	نیشنل	ان پرسن / زوم میٹنگ
۶۔۷/اگست، ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل، تنظیمیں	جماعت
۱۳۔۱۴/اگست، ہفتہ اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	لوکل	جماعت
۱۴/اگست، اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	تربیت ڈیپارٹمنٹ	ویبینار(Webinar)
۳۔۵ستمبر، ہفتہ تاپیر	لیبر ڈے(Labor Day)		تین دن وفاقی تعطیل
۱۰۔۱۱ستمبر، ہفتہ اتوار	خدام الاحمدیہ امریکہ شوریٰ اور نیشنل عاملہ میٹنگ	تنظیمیں، نیشنل	ابھی تعین نہیں ہوئی
۱۱ستمبر ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار	تربیت ڈیپارٹمنٹ	ویبینار
۱۶ستمبر، جمعہ	نیشنل تربیت میٹنگ	تربیت ڈیپارٹمنٹ	مسجد بیت الرحمٰن
۱۶۔۱۸ستمبر، جمعہ تااتوار	انصار شوریٰ اور نیشنل اجتماع	تنظیمیں، نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
۱۸ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، ۷:۳۰تا۸:۳۰رات	نیشنل اشاعت	ویبینار(Webinar)
۲۴ستمبر، ہفتہ	لجنہ امریکہ، عورتوں کے اسلام میں حقوق	تنظیمیں، نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
یکم اکتوبر، ہفتہ	لجنہ امریکہ، صد سالہ تقریبات	تنظیمیں، نیشنل	بذریعہ زوم(Zoom)
یکم تا۲/اکتوبر، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل، تنظیمیں	جماعت
۸/اکتوبر ہفتہ	۲۰۲۲ء قرآن اینڈ سائنس سمپوزیم	AAMS USA	ویبینار(Webinar)
۹/اکتوبر اتوار	نیشنل تربیت ویبینار	تربیت ڈیپارٹمنٹ	ویبینار(Webinar)
۱۰/اکتوبر، پیر	کولمبس ڈے		تین دن وفاقی تعطیل
۲۱تا۲۳/اکتوبر، جمعہ تااتوار	مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ امریکہ	تنظیمیں، نیشنل	Zion, IL
۲۲/اکتوبر، ہفتہ ۶ تا ۸ بجے شام	ایک دوسرے کا لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
۲۹تا۳۰/اکتوبر ہفتہ تااتوار	نیشنل قرآن کانفرنس	تقویٰ ڈیپارٹمنٹ	ان پرسن / زوم میٹنگ
۵۔۶نومبر، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل، تنظیمیں	جماعت
۱۳نومبر، اتوار شام ۵ بجے	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	تربیت ڈیپارٹمنٹ	ویبینار(Webinar)
۱۹تا۲۰نومبر ہفتہ تااتوار	مجلس انصار اللہ نیشنل شوریٰ	تنظیمیں، نیشنل	ابھی تعین نہیں ہوئی
۲۴تا۲۷نومبر جمعرات تااتوار	تھینکس گونگ(Thanks Giving)		تین دن وفاقی تعطیل
۳۔۴دسمبر، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل، تنظیمیں	جماعت
۱۱دسمبر، اتوار شام ۵ بجے	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	ابھی تعین نہیں ہوئی	ویبینار(Webinar)
۲۳تا۲۵دسمبر جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ (ممکنہ تاریخیں)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا
۲۵دسمبر، اتوار	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
مِلّت کے اس فِدائی پہ رحمت خدا کرے